

شرح قیمت اخبار  
وایان براست سے سالانہ ملے  
روپاں جگیر و لان سے ہے۔  
عام خریابان سے ہے۔  
مالک فیر سے سالانہ ۱۰ روپاں

### اجرت اشتہارات

فیصلہ  
بدریہ خط و کتابت پر مکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زریاب مسونا  
ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل)  
مالک انبیار الہدیت امرتسر

ہوئی چاہئے۔



- ۱۱، دین اسلام پرست بھی طبلہ اسلام کی  
اٹھت کرنا۔
- ۱۲، مسلمانوں کی عمر مادہ الہمیں کی خدمت  
دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
- ۱۳، گورنمنٹ اور سماں کے باہمی تعلقات  
کی تکمیل اشت کرنا۔
- ۱۴، اغراض و مقاصد
- ۱۵، دین اسلام پرست بھی طبلہ اسلام کی  
اٹھت کرنا۔
- ۱۶، قواعد و ضوابط
- ۱۷، قیمت بہر حال بیکی آن چاہئے۔
- ۱۸، جواب کیلئے جوابی کاروبار کی انجامات  
و ۱۹، مظاہر مرسلہ شہزادہ صفت درج ہوئی  
اور ناپسندی موصولہ آک آئے پرواپس۔
- ۲۰، جس مرا سارے لوٹ یا جائیکا دہ بیرگز  
داپس نہ پوچھا۔
- ۲۱، بیرگز داک اور خطوط داپس ہونگے۔

امرتسر۔ ۲۵۔ جمادی الثانی ۱۴۲۵ھ مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۰۷ء یوم جمعۃ البارک

فَلْ تَعَالَوْا أَثْلَامَ مَاحَمَّ رَبِّكُمْ عَلَيْكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا  
بِهِ شَيْءٌ وَّ بِإِلَهِ الْبَنْ إِحْسَانًا وَلَا تَنْقُضُوا الْأَذْكَارَ  
إِنْ إِمْلَاقٍ ۖ شُحْنَ تُرْمِيَ عَلَيْهِ إِيمَانُهُ وَلَا تَنْهَا  
الْقَوَاحِشَ مَا ظَاهِمٌ مِّنْهَا وَصَالِطُونَ وَلَا تَنْقُضُ النَّعْنَ  
الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحُقْقِ ۖ ذَلِكَمُ دَحْلَمُ وَ دَحْلَمُ بِهِ لَدَلَكُ  
تَعْقِلُونَ ۖ وَلَا تَنْقُضُ بُوَّا مَالَ الْمُتَّبِعِ إِلَّا بِالْقِرْبَى  
أَخْسَنَ حَتَّى يَبْلُغُ أَشْدَهُ ۖ دَادُ وَ الْكَلِيلَ وَ الْمُزِيزُونَ  
بِالْقِطْلِ لَا تَكْلِفُ لَنْتَ إِلَّا دُسْعَهَا ۖ إِذَا قُلْتَمُ  
خَاعِدٌ لَوَادَ لَوَادَ كَانَ ذَاقَهُ بَرِيْمٌ اَللَّهُ اَوْلَادُ دَلَكُ  
وَ دَحْلَمُ بِهِ لَعْلَمُرُ تَدَلَّهُونَ ۖ دَانَ هَذِهِ اِسْكَارِيْقِ  
مُسْنَفِتَهَا قَائِمُوْهُ وَلَا مُبِينُ الْشُّبُّلَ فَتَعَرَّقَ  
بِكُرُونَ سَبِيلِهِ ۖ ذَالِكَمُ دَحْلَمُ وَ دَحْلَمُ بِهِ لَعْلَمُرُ تَسْقُونَ

رپ ۱۶)

صاحب صدر لدر حاضرین ۱۷ جم جم  
ایک ایسے امر کی تحقیق کیلئے جمع ہوئے ہیں جو واقعی معرفہ  
ہے اور جس طرح SunnahBook.com

## ہدیٰ کا الفرض

چنگاب کے اصلاح لاہور امرتسر میں اس  
دفعہ ہدیٰ کا الفرض ہوئیں جن میں مذاہب کے  
نایندوں نے مقررہ عنوانات پر تقریریں لکھیں یا  
تحریریں پڑھیں۔ امرتسر میں آریوں نے بھی اس  
قسم کی کافر فرنگی کی جس میں دو روز مختلف المعا  
نے تقریریں لکھیں۔ پہلے روز معنوں تھے  
”میرا مذہب مجھے کیوں پیارا ہے“  
اس کے تعلق میں نے بوجھری پڑھی ہے ناظرین کے  
لئے درج ذیل ہے۔

اعوذ بالله من الشیطان الرّجیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَسْمَدُ اَنَّ لَوَادَ اَلَّا اللَّهُ دَادَ لَا شَرِيكَ لَهُ

دَالْمَدَادَ مُحَمَّدًا عَبْدُ اَدْرُسُوْلَه

## فہرست مصاہین

- |                                    |   |  |
|------------------------------------|---|--|
| ۱۱، ہدیٰ کا الفرض                  | - | ۱۲، مذہب ایں                                   |
| ۱۲، حرمت خرگوش (شیدمشن) میں        | - | ۱۳، بقول شیعہ یزیدی شیعہ بہریزید بخشے کئے میں  |
| ۱۳، لاهوری احمدیوں کا جلد          | - | ۱۴، تاہیدی احمدیوں کا جلد                      |
| ۱۴، حضرت سعی کی تبرکتیں نہیں ہے    | - | ۱۵، دیانتہ جی کو کو راجوں                      |
| ۱۵، تاہکہ علیہ باہت حقیقت نہ       | - | ۱۶، میہم                                       |
| ۱۶، کیا حدیث نبوی واجب الاتباع ہے؟ | - | ۱۷، سرکوارے شرکت جاڑی گرد کے آئے بیک قلم، میہم |
| ۱۷، بارگاہ کشوٹ سے فرضت حق کی مشوی | - | ۱۸، قنادیں                                     |
| ۱۸، ملکی سطیع                      | - | ۱۹، ملکی سطیع                                  |
| ۱۹، متفرقات                        | - | ۲۰، انتقام الاطمار                             |
| ۲۰، انتقام الاطمار                 | - | ۲۱، انتقام الاطمار                             |

سامنے تک سوک کیا کرو زندگوں کی خدمت کے علاوہ خود پر بھی انظر منایت رکھا کرد) اپنی اولاد (اٹاٹ) کو بھوک کے طوف سے فتنہ نکیا کرد (جیسے عرب کے وگ لیکر ہو کار دیتے ہے) ہم اخذ کیم کو اخذ کرنے کی بھی مذق دیتے ہیں۔ اور سنو! بیچلائ کے کاموں (از کاری بیچل) کے نزدیک بھی مت بجاو۔ چاہے قابو پر جیسے پرشیتی سے ہمارے ہاتھ میں گزابات بڑا رہوں یہی بیشی ہیں) یا باطن ہو رہے وگ پیکر کے لاری کرتے ہیں، ان دونوں قسموں کی بدکاریوں کے نزدیک بھی مت پکشو۔ اور سنو! جس جان کا بے وجہ بارنا خداست حرام کیا ہے اُسے ناہن قتل مت کیا کرو۔ سنو! ان باتوں کی خدام تم کو بدایت کرتا ہے تاکہ تم وگ عقدت بنو۔ اور سنو! ہم بچوں کے سر کا سایہ اُٹھ گیا چو یعنی دہیم ہوں اُن کے مال کھانے سے پہنچ کر دیکھ پہنچ بدن کے مالوں کے نزدیک بھی مت بجاو۔ سو اسے اس صورت کے کہ ان کے حق میں بہتر ہو (یعنی ان کے مال کو تجارت میں لٹا کر بچانا یا برخانا مقصود ہو تو ہاتھ لکاڑ درہ کھانے پینے کو نہ مت لاؤ جیتا کہ دہ جوان ہو جائیں) اور سنو! دو کانداری کرتے ہوئے ماپ اور قول کی چیزوں الفاف سے پوری دیا کرد۔ یاد رکھو کہ خدا اُسی ان کو اُسکی طاقت سے بڑھ کر حکم نہیں دیتا (یہ سب احکام تم ان بن یقیناً ادا کر سکتے ہو اس نے تم کو یہ احکام دئے گئے ہیں) اور سنو! راست بازی اور راست گونڈا کی ایسے مشاق بنو کہ جب کبھی کوئی بات کر دعویٰ اور انصاف سے کیا کر دیا ہے کوئی نہیں افریزی رشتہ دار بادوست ہو وادی قیماری چیزوں اُسکے مخالف اور اُسکو مضر ہو گرہ نہ راست گئی سے مت رکو۔

اور سنو! جب کبھی تم خدا کے نام سے وعدہ کر دتو اُسکو پورا کیا کرو۔ ان باتوں کی خدام تم کو بدایت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت پاڑ رہے سب احکام اور چیزیں جاری کر کے فرمایا) یہ ہے میرے پاں

بڑھ کر دای سہار پھر جائیں یادا یہ تجھشہ۔ کون راست قریب اور آسان ہے۔ گران راستوں کے اختیارات سے ہمارا اصلی مقصود دلتی پہنچا سو گا۔ نہیں بلکہ دوست سے ملتا۔ یادہ کام کر جائے کئی شر فتنی ایسا۔ اور اگر راست اختیاب کرنے میں مدد یا تعصب کی جم کام بینگے تو اُس کا بڑا فتح خود ہی بھتیجی۔ اسی طرح ہمارے سامنے مختلف راستے ہنڑا تک پہنچانے کی سیادی کرتے ہیں ہم اگر راتی خدا کے متلاشی ہیں تو بغور ان راستوں کے نشیب و فراز کو دیکھیں اور ان پر ٹوکریں کہ دبلي کو جاتے ہوئے ہم اپنے اور کو تو نہیں جبار ہے۔

اس محض میں تمہید کے بعد میں یہ بتانا پا ہتا ہو کہ میرا ذہب مجھے کیوں پیارا ہے۔

گوں نسل کے اعتبار سے بہترین ہفائدان کو ہوں۔ مگر کچھ شک نہیں کہ اس وقت میرا مہبہ اسلام ہے۔ جس کی تعلیمی کتاب قرآن شریعت ہے بس اس وقت مجھے بھی بتانا ہے کہ اسلام مجھ کو کیوں پیارا ہے۔

بھائیو! کون نہیں جانتا کہ اشان کی دنیا میں مختلف چیزوں اور مختلف تعلقات ہیں جن میں اُسکو زندگی کی دشوار گزار گھائیوں سے گزرنا ہوتا ہے۔ اُن تعلقات اور زندگی کے ہر واقعہ کے تعلق میں بھی دوسرے اشانوں کی طرح بیانات کا محتاج رہتا ہوں۔ سچ تو یہ ہے کہ اُن دشوار گزار گھائیوں کے متعلق بیانات بنانے کیلئے ہی دین و حرم کی ضرورت ہے۔ میں دیکھتا ہوں نہ صرف دیکھتا ہوں بلکہ یقیناً پاتا ہوں کہ اسلام۔ میں اسلام کی کتاب قرآن شریعت زندگی کے ہر واقعہ اور ہر گھاتی کے متعلق بیانات دیتا ہے۔ جو آیات میں نے شر وعی میں پڑھی ہیں اُن میں یہی ذکر ہے۔ اُن کا ترجیح یہ ہے۔

اُسے پیغمبر علیہ السلام تم ان اونوں کو کہو کہ اُن میں تم کو دہ احکام سائق جو تمہارے پروردگار (جگہ دشود) نے تم پر جاری کئے ہیں۔ سب سے اول یہ ہے کہ تم کسی پہنچ کو اسکا سماجی رشریک نہ بناو۔ ربینہ پر اُس بات میں بوندا سے کرنی چاہئے دوسرے کی طرف رخ نہ کرو) اور ان بات کے

کہا ہے۔ اس قسم کی ذہبی کافر فتنہ شہادت میں بمقام اپنے ہوئی تجھیں میں ہر رہب کے نایمندے شریک ہوئے تھے۔ اس سے بعد اس قسم کی کافر فتنہ کا رواج چاری شہروں پر جلوہ کا انتشار کیا۔ ہرگز اپنے جسیں علماء فتنیں ایک دوسرے کے شاکی ہائے گئے اور تبعیبھی ہم نے اسکا برا بھگتا۔ خدا کا شکر ہے کہ ان کا بوجہ اور اس آیا۔ اس سال مختلف مقامات میں بجا شے منافرات کے ذہبی کافر فتنہ مخفی ہیں جنہیں مذاہب کے نایمندوں نے مقرر، جنوں اساتھ پڑا ہے اپنے مذہب سے جایات نہیں۔ اسٹے یہ کہنا بالکل صحیح ہے۔

اک بخوبی نے کہا ہے کہ یہ سال اچھا ہو ہماری کافر فتنہ میں آج مخفون ہے۔ میرا مہبہ مجھے کیوں پیارا ہے۔ جس طرح مخفون جا سع ہے اسی طرح پیار کا لفظ اور اُس کے اسباب کی تفعیل بھی یہی دسیج ہے۔ ہر ایک شخص اپنے پیار کے اسباب بعد اعتماد ایک شاعر نے کہا ہے۔

مجھے تو ہے مشغولِ محبوں کو لیلے  
نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

یہ امر دو قدم ہے کہ کسی ایسے شخص سے پوچھا جائے جس کا بیباہت غول بصورت ہے کہ تیرا بیٹا تجھے کیوں پیارا ہے؟ جس پڑھ دہ اُسکے حسن دجال کی تعریف کر کے اپنے پیار کا ثبوت دیگا، اُسی طرح ایک بد صورت جیسے کاپ بھی اپنے پیار کا ثبوت دے سکتا ہے۔ زیادہ کرید کرنے پر وہ کچھ سکتا ہے کہ

کامے کو دسے پہ کچھ نہیں موقوف  
دل کے لئے لاہوںگ اور بھی ہے

مگر غیر عالمدار لوگ اُن دونوں کے بیانوں میں نیز کر کے سمجھ سکتے ہیں کہ اُن دونوں کے بیان میں شفقت پدری کا لکھا حصہ ہے اور حسن واقعی کتنا ہے۔

اس کے بعد تجھے یہ بھی عرض کرنا ہے کہ دین ہو؟ دھرم کوئی مقصود اصل نہیں، بلکہ مقصود اصلی خدا کی رہنا اور اُسکا دھار میں دین و حرم اُسکے ذریعے ہیں۔ مثلاً ہیں دلپی اپنے کسی دوست کو طلبے جانا ہے۔ اُس کیلئے میں پہلی اشیائیں نکل دست خذب کرنا ہو گا کہ کون قریب اور آسان قبل رفتار ہے۔ اشیائیں پر جان بیوس کا راست اختیاب کرنا

سلکوں کے غایب نہ نئے کہا کہ میرا دھرم مجھے اس لئے پیارا ہے کہ وہ جماعتی کام کرنے پر بہت زور دینا ہو اور جماعتی کام سے ترقی ہوتی ہے۔

آریہ فہاش نے کہا میرا دھرم مجھے اسلئے پیارا ہے کہ اس میں الفاظ ہے اور اس میں عورت مرد سے جدا نہیں ہوتی۔ پر بدھ کی قید میں جلیغا شکی طرح رکھنے کا حکم ہے:

اس پر مسلمانوں کی طرف سے احتجاج کیا گیا کہ چار سے مذہب پر حملہ ہے۔ ہم کو بھی اس کرنے کی اجازت ہونی چاہتے ہیں۔ پر چند نئے عاصب بھی چونکہ آریہ بھی صحیح ہوں نے فیصلہ دیا کہ ہر سپیکر اپنے مذہب کی خوبی بتاتا ہو اور وسرے کی نفی کر سکتا ہے۔ لیکن میں مسلمانوں کی فاطر سے آریہ سپیکر کو کہتا ہوں کہ وہ یہ حصہ چھوڑ دیں۔ ساتھ دھرمی ہندو ہے کہا کہ میرا دھرم شائن (قدیم) ہے اسلئے مجھے پیارا ہے۔ نیز بڑے گر کی بات یہ ہے کہ اور مذہب تو پر مشورہ کی جاتے ہیں گے۔ ساتھ دھرم ایسا پوزر دھرم ہے کہ خود پر مشورہ اور ادارہ ہو کر اس میں آتا ہے۔ چنانچہ بڑے بڑے اور اس میں آپکے ہیں۔

غرض ہر ایک نئے اپنے مذہب کے متعلق وجہ محبت بیان کئے۔

۱۷ خدا کا آدمی کی شکل میں مخلوق کی بناست کیلئے آٹھ کو ادوار کہتے ہیں۔ یہ ہندوؤں کا دھرم ہے۔ عبادی حضرت یعلیٰ کی نسبت یہی طیار رکھتے ہیں۔ مسلمان ان نام کے مسلمان نہیں بلکہ اہل سنت کے لقب پر قبض کئے ہوئے مسلمان بھی آجکل یہ عقیدہ رکھتے ہیں چنانچہ ان کے آرگن اخبار الفقیہ امرتہر میں ان کے عقیدہ کا ایک شعروں لکھا گیا تھا:

دِی جو ستوی عرش ہے خدا ہو کر  
اُن پڑا وہ مدینہ میں مصطفیٰ ہو کر

(۵-جنوری ۱۹۸۸ء)

سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ تَشَاهَمْتُ قَلْوَبِي

بلکہ عام حکم ہے۔ اسی لئے میرا یہ اصول ہے اور ہر ایک مسلمان کا ہونا چاہئے کہ ۵

خبر پچھے کسی پر ترمیت ہیں، یہم ایسے سائے چیز کا درد ساری چیز ہے،

ہم مولانا عالیٰ مرجم نے ان آیات کی طرف اشارہ کرنے کو مدد حالی میں ایک بند لکھا ہے

یہ پہلا سبق تھا کتاب بندے کا

کہ مخلوق ساری ہے کہہ خدا ۱۷

وہی دوست ہے طالق دوسرا کا

طلائق سے ہے جس کو رشتہ والا

بھی ہے مردست بھی دین و ایام کہ کام آئے دنیا میں انسان کے ان

صاحبان! میں اپنے مذہب کو گروں پیار کرتا ہوں، اس کا جواب بدن بھی ہے کہ وہ بھی میری

زندگی کے ہر قدم پر رہنمائی رکنا ہے اور میری زندگی

کی دشوار گزار گھاٹیوں میں شمع پداشت روشن کر کے

مشکلات مجھ پر اسان کر دیتا ہے غور میں سنتے قرآن

شریف خود انسان کی زندگی کے سفر کو پہاڑی الھائی سے تشبیہ دیتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

ذَلَاكَ افْتَحْمَ الرَّعْبَةَ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ

فَلَكُّ رَقَبَةٍ أَدَأْطِعَامًا فِي يَعْمَلِ ذِي مُسْبَغَةٍ تَتَبَعِّهَا

ذَامَقَةٌ بَعْدَهُ أَدْمِسْكِينَادَأَمْتَرْبَقَهُ۔ لَهُ مَكَانٌ مِنْ

الَّذِينَ أَمْتَوْا وَ تَوَاصُوا بِالصَّبَرِ وَ تَوَاصُوا بِالْحَمْدِ

أَذْلِكَ أَمْحَبُ الْمَيْمَنَةِ۔

یعنی انہا نے اپنی زندگی کی گھائی عبور نہیں کی۔

وہ گھائی کیا ہے؟ غلاموں کو آزاد کرنا۔ تحطیسی

اور تنگی میں قرابندانہیوں کو ادریسکینوں کو کھانا

کھلانا (یہ ہے انہا کی گھائی کی ایک نزل اسکو

بیوو کر کے) پھر وہ انسان اپاندار بندوں میں ہو گا

جو ایک دوسرے کو صبر کی اور حرم کی دیست کرتے

ہیں۔ اندھی لوگ با بیکت ہیں۔

معزز حاضرین! میرا مذہب اسلام پوچھ لے میرا

راہنماء اسلئے میں ایسے بیارے سے چنانے والوں کو کہا کرتا

ہوں ۱۷ بس تنگ نکرنا صبح ناداں مجھے اتنا

یا پہلے کے دکھادے دین ایں اگر میں

ہاست۔ پس تم اسکی پریڈی کرو۔ یعنی ان احکام مذکورہ پر وقتاً فوق تاثر کرد اور ان کے سوا اور فلطر راستوں پر مست چلو دہمہ تھیں میرے پاس پہنچا نے داۓ راستے سے جدا کر دیتے ان بالوں کی تم کو بہایت کی ہے کہ تم انہاں پر سہنگار بن جاؤ ۱۷

معزز حاضرین! ان آیات کے سوا اور بھی کئی مقامات پر قرآن شریعت میں بھی مسکو، میری زندگی کو بہتر بننے کیلئے پہایات جاء میں کی گئی ہیں۔ مجملہ ان آیات کے یہ ہیں۔ ارشاد ہے۔

دَاعِبُدُ دَالَّهُ دَلَّتْرُکَیْہِ شَبَّثَادَ بِالْوَالَّدَنِ  
إِحْسَانًا وَبِنِیِ الْقَرْبَلَیِ دَالْبَیْتَانِيِ دَالْسَّالَکَلِنِ دَلْجَارِ  
ذِیِ الْقَرْبَلَیِ دَلْجَارِ الْجَنِیْبِ دَالْصَّاحِبِ بِالْجَنِیْبِ  
دَابِنِ السَّبِیْلِ دَمَالْمَلَکَتُ اِيمَانَکَلَمَرَ اِنَّ اللَّهَ كَرِیْبٌ مِنْ کَانَ مُخْتَالًا لِلْخَوْرَا۔ (ب ۴۵)

یعنی اے لوگو! تم اللہ کی عبادت (بھگتی) کیا کرو اور اس کے ساتھی چیز کو سماجی (شرک) نہ بناؤ اور ان بآپ کے ساتھ نیک سلوک کیا کرو اور قرابنداروں اور تھیوں اور مسکینوں کو ساتھ بھی احسان کیا کرو۔ نزدیکی پر وسی کے ساتھ جو دیوار بیوامہ اور در کا پڑ دسی جو گلی میں یا محلہ میں بلکہ ساری بستی میں رہتا ہو اسکے ساتھ بھی احسان کیا کرو (جاہے کسی دین یا دھرم کا ہو) اور جو تمہارے ساتھ رہیں ہیں یا اُشم میں۔ جہاں میں یا عمارتی میں یا کسی مجلس اور سجایا میں تمہارے پہلو بہلو بیٹھا ہو اسکو تنگ نہ کر بلکہ اُس کے ساتھ بھی نیک سلوک کیا کرو۔ اور راہ روسا فریڈ کے ساتھ بھی احسان کیا کرو (رکھانے کاحتاج ہو تو کھانے سے کم سے کم راستہ بنانے کا حاجت مند ہو تو راستہ بناؤ اسکا راہ احسان کیا کرو) اور اسے مانختوں پر بھی احسان کیا کرو۔ سنو! مُتکبر اور غر کرنے والوں سے ہذا محبت نہیں کرتا۔

معزز سامعین! ان آیات کی وحشت کو دیکھئے ان میں کوئی لفظ اپا نہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان صرف مسلمان سے سلوک اور احسان کرے

# شیعہ مشن

## حرمت خرگوش

لامہور کے شیعہ اخبار نے حرمت خرگوش کے متعلق ایک مفہوم لکھا ہے جس میں عیاث اللغات کے حوالہ سے بتایا ہے کہ خرگوش منع شدہ حیوان ہے۔ اس سے نتیجہ نکالا ہے کہ خرگوش نہ کھانا چاہئے۔

ہمارے نزدیک نہ عیاث اللغات کوئی مذہبی یا تاریخی کتاب ہے نہ اس کا حوالہ مذہبی ہے۔ نہ اس کا نتیجہ صحیح ہے نہ کوئی دلیل ایسی اس مصون میں درج ہے جس کا جواب دینا ضروری ہو۔ مگر ایک آیت بھی لکھی ہے۔ اُس کے متعلق ایک سوال پیش کرنا ضروری ہے۔ آیت یہ ہے۔

**مکلّ الطَّعَامِ مَكَانٌ حَلَّاً لِّيَقِنِ اسْرَائِيلَ**  
اس کا ترجمہ کیا گیا ہے۔  
**هَرَّقْمَ كَعَاتَ بِنَاهْ سَرَائِيلَ كَعَاتَ عَالَ تَتَّيَّ**

(۱۵- دسمبر)

اس کے متعلق سوال یہ ہے کہ مکلّ الرَّمَانِ مَاكُولٌ اور مکلّ رَمَانِ مَاكُولٌ میں کچھ فرق سے یا نہیں؟ ان دونیں اگر فرق ہے تو اسی طرح مکلّ الطَّعَامِ مَكَانٌ اور مکلّ طَعَامِ مَأْكُولٌ میں فرق کیا ہے۔

## ابقول شیعہ نریڈی شیعہ موضعی زیریڈ سمجھنے گئے

(۱) بقول شیعہ فرمایا جناب امام رضا علیہ السلام نے جو شخص ہماری مصیبتوں کو یاد کر کے روشنے پس تھیں وہ شخص روز قیامت ہمارے ساتھ ہو گا۔ (ملاحظہ ہو جلاد العیون ص ۹)

(۲) جو شخص مجلس میں ہماری مصیبتوں کا ذکر کرے اور روشنے اور رُلاٹے۔ نہ روٹیگی اُنکھا اسکی جدن تمام آنکھیں روٹی ہو گی۔ پھر لکھا ہے جو شخص مجلس میں ہمارے ذکر کو نہ کرے نہ مریگا دل اُسکا جس دن تمام دل مردہ

۱۱، پہند زوجہ زید نے خواب دربارہ اہلبیت دیکھا تمام حالات معلوم ہوئے پھر ہاہتی تھی کہ یہ خواب زید سے بیان کروں دیکھا کہ وہ شقی ایک نانہ تاریک میں دیوار کی جانب منہہ کر کے بیٹھا رہا ہے۔ اور کہتا ہے کیا پیزیاٹ ہوئی مجھے کہ میں نے حسین ابن علی کو تاحق قتل کیا۔ (ص ۳۷)

آپ دیکھواہی مجلس زید کا رونا۔

۱۲، اہل مجلس میں خروش دامنہم بپا ہوا اور زید خوش تھا۔ (جلاد العیون ص ۲۵)

۱۳، تمام اہل مجلس روتے تھے اور زید خوش تھا۔ (ص ۳۷)

۱۴، تمام مجلس زید رونے لگی۔ (مل ۱۵)  
پس بقول شیعہ جو امام علیہ السلام کے عنم میں ایک آنسو بھی گراۓ تو اس کو امام کا ساتھ ہو گا اور ہر عال بفضل جلال بخشا جائیگا۔ شیعان امام علیہ السلام کی کیا بات ہے کہ پہلے قتل کر کے اب رونا دینا دینا د مرثیہ کہنا باعث ثواب شہیر یا ہے۔

ابن بلاول الدین خان بورج سابق شیعہ موضعی بگیا نہ  
شہابیگ ضلع مغلکری ۱

## قادیانی مشن

### لامہوری احمدیوں کا جلسہ اسلام خطرے میں؟

آہ! کیا دل خوش کن وعدے تھے جو حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادریانی نے مسلمانوں سے کئے تھے جنکے بیان کرنے کیلئے الفاظ نہیں ملتے اور دہی الفاظ جو موصوف کے زبان قلم سے نکلے تھے کتاب چشمہ معرفت میں لکھے ہیں کہ

”مسیح موعود کے آئے سے تمام دنیا میں وعدت قومی اسلامی پیدا ہو جائیگی کوئی غیر مسلم نہیں رہیں گے“

ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح موعود (مرزا) آئے اور جیسی گئے مگر لاہوری جلسہ کے پرد گرام میں ایک عنوان معمون دیکھ کر جو بہت سو آں

مشتعل ہوا۔ اور عذار کے بند دل کو تو یہید الہی کی طرف دعوت دیتا رہا۔ مختلف ملکوں کی سیاست کے بعد ملک کشمیر میں آیا دن رہا۔ اور آخر کار دہیں فوت ہو کر دفن ہوا۔

ان کتابوں میں یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ شاہزادہ یوز آصف کا زمانہ اور مسجد کا زمانہ ایک ہی ہے اور نہ کہیں یہ لکھا ہے کہ یوز آصف شاہزادہ ملک شام کی طرف سے آیا تھا۔ اہد ان کتابوں میں یہ بھی نہیں لکھا ہے کہ شاہزادہ یوز آصف ہمارے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے چھ سو برس پہلے گزر رہے۔ اور نہ یہ باتیں کشمیر کی پرانی تاریخوں میں لکھی ہیں۔

(۲) رسالہ ریویو آف ریٹیجنسز بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۳ء کے صفحہ ۳۳۸ پر لکھا ہے۔

عیانی اور مسلمان اس بات پراتفاق رکھتے ہیں کہ یوز آصف نام ایک بنی جس کا زمانہ وہی زمانہ ہے جو مسجد کا زمانہ ہے۔ دور دہڑی زمانہ کشمیر میں پہنچا۔ اور وہ نہ صرف بنی بلکہ شاہزادہ بھی کہلا تھا۔ اور جس ملک میں یہ مسجد رہتا تھا اسی ملک کا وہ باشندہ تھا اور اس کی تعلیم ہبت سی باتوں میں مسجد کی تعلیم سی طبقی تھی۔

**لوفٹ** اس عیانی اور مسلمان سیرگزان باتوں پراتفاق نہیں رکھتے ہیں کہ یوز آصف شاہزادہ کا زمانہ وہی زمانہ ہے جو مسجد کا زمانہ تھا اور نہ بات مانتے ہیں کہ شاہزادہ یوز آصف اسی ملک (شام) کا باشندہ تھا جس میں یہ مسجد رہتا تھا۔ کیونکہ میں اور پرتمین معتبر کتابوں کی روستہ ثابت کر آیا ہوں کہ شاہزادہ یوز آصف ملک ہندوستان کے کسی علاقہ سولابط نامی کا باشندہ تھا اس کا باپ داں کا حکمران تھا۔ حضرت مسیح علیہ السلام کا کوئی باپ نہ تھا۔ مراضا صاحب کی کتاب پشمہ مسیحی کے متن پر لکھا ہے کہ یوز آصف کی قدیم کتاب کی نسبت اکثر حقیق انگریزوں کے بھی یہ خیالات ہیں کہ حضرت علیہ السلام سے بھی پہلے شائع ہو چکی ہے (نیز دیکھو اخبار الحکم سوراخ ۱۴۰۷ھ مک ۱۹۰۹ء) صادق حسین صاحب احمدی مختار عدالت اٹاوارہ کتاب کشف الاسرار

یہ بیان موجود ہے کہ یوز آصف ایک پیغمبر تھا جو کسی ملک سے آیا تھا اور شاہزادہ بھی تھا۔ اہد کشمیر میں اُس نے انتقال کیا اور بیان کیا گیا ہے کہ وہ بنی چھ سو برس پہلے ہمارے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے گذرا ہے۔

(ج) کتاب مسلم صفتی حقہ اول صفحہ پر لکھا ہے ”ہم تو اسلامی کتابوں میں بھی اس کا ثبوت پائے ہیں کہ حضرت علیہ السلام ہزارہ ملک کشمیر میں تشریف لائے اور وہیں فوت ہو گئی اور وہیں ان کا مدفن ہوا۔ چنانچہ کتابِ کمال الدین و اکام الدینہ میں جو شیخ سید ابن جعفر بن علی کی تصنیف ہے اور اہل تشیع کے نزدیک ایک سنتہ مانی جاتی ہے یوں لکھا ہے الم۔“

**لوفٹ**۔ کتاب ”کمال الدین“ کا حوالہ رازِ حقیقت کے مث۔ رسالہ التنقید کے صفحو ۲۵ و ۲۶ و ۲۷۔ رسالہ کشف الاسرار کے صفحہ ۲۱۔ مباحثہ سارچور کے صفحہ ۲۲ پر بھی دیا گیا ہے۔

**اقول** محمد بن علی بن الحسین بن موسے بن یا بویہ القی کی کتاب ”کمال الدین و اکام الدینہ“ میں اثبات الغیب و کشف الغیرہ (مطبوعہ شہر طہران ملک یاران) اور کتاب ”شاہزادہ یوز آصف و علیم بلوہر“ مولفہ مرتضیٰ صفدر علی صاحب سرجن فوج سرکار نظام مطبوعہ ۱۸۹۶ء مطبع مفید عام اگرہ (جس کا حوالہ رازِ حقیقت کے صفحہ پر دیا گیا ہے) اور کتاب ”یوز آصف و بلوہر“ (مترجمہ مولوی سید عبد الغنی صاحب عظیم آبادی) میں حضرت شاہزادہ یوز آصف کے علاالت درج ہیں اور جو کچھ کتاب ”کمال الدین“ کے صفحہ ۳۱ تا ۳۵۹ اور ان دو مؤلف الذکر کتابوں میں لکھا ہے اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ ”شاہزادہ یوز آصف کا باپ ملک ہندوستان کے کسی علاقہ سولابط نامی میں حکومت کرتا تھا

شاہزادہ یوز آصف کے پاس جزیرہ سرانہ پر رہنکار، سے علیم بلوہر نامی ایک عالم آیا اُس کے بعد شاہزادہ یوز آصف نے محلاتِ شاہی اور بس شاہی نزدیک کر دیا اور یادِ الہی میں

اس جماعت کی طرف سے ہے جو مرتضیٰ صاحب کو مسجد موعود ایکر انکل طرف اہنے آپ کو نسب کرتی ہے۔ لیکن اُسے معلوم نہیں کہ اسلام کا خطربے میں ہونا ان کے مسجد موعود کے دعوے کی تردید ہے۔ مسجد موعود بھی آیا جس کے زمانہ میں اسلام کو وہ ترقی ہوئی کہ بسوائی اسلام کے کوئی دوسرا دین اور دھرم نظر نہ آتا۔ مگر لاہوری احمدی جبل میں کہا جاتا ہے کہ اسلام خطربے میں ہے۔ ان دونوں آوازوں میں سے کوئی افادہ صحیح معلوم ہوتا ہے اور مرتضیٰ صاحب کا وعدہ محبوبہ سعادت کے وعدہ کی طرح ہے جس کی بابت اُس کا عاشق کہہ گیا ہے ۵ دمام واعیدہ هما الا الا باطیل

## حضرت مسجد کی قبر کشمیر میں ہے، غیر

اس معنون کا نمبر اول المحدث نمبر ۲۲ دسمبر میں درج ہو چکا ہے جس میں قابل معرفت نکار نے مزالی خبریات مخالفہ کا ذکر کیا۔ آج اسی نامبر دوم درج ہے ناظرین بغور دیکھیں اہم مزالی ہفتوات کی داد دیں:

(دیدر)

## دلیل نمبر ۲، نومبر ۱۹۰۷ء کے صفحہ پر خباب

مراضا صاحب کے الفاظ یوں درج ہیں۔

”پرانی کتابوں جو کشمیر میں دوسری جگہوں میں موجود ہیں اور ایک عربی کتاب گیارہ برس کی جو کسی فاضل شیعہ کی تصنیف ہے اس میں یوز آصف کو شاہزادہ بنی لکھا ہے اور اسکی قبر کشمیر میں بتلائی ہے۔ اور اس کا وقت بھی دیکھا ہے جو کہ حضرت علیہ السلام کا وقت تھا۔“

## (ب) رسالہ رازِ حقیقت کے صفحہ ۲ کے عاشر پر

”مال میں مسلمانوں کی تالیعت بھی چند پرانی کتابیں دستیاب ہوئی ہیں جن میں صریح

ہوتا قانون قدرت کے خلاف ہے۔ بالکل غلط ہے۔ لہذا معلوم ہوگی کہ سوامی جی میں سوائے اسکے نہ دوسرا سب کو بُراؤ کرنے کی عادت تھی کوئی خاص قابلیت نہ تھی۔ اور اسکو بھی تمام دنیا جانتی ہے کہ بے تعداد حشرات لا رمن کیڑے کوڑے وغیرہ سالا برسات میں بلانماں باپ کے قدرت گندگی وغیرگندگی میں پیدا کر دیتی ہے۔ جن کیڑے وغیرہ کے نہ کوئی ماں باپ پیشتر سے ہوتے ہیں نہ ان کا نہ ان کے والدین کا دصل ہوتا ہے۔ یہ کام قدرت کے قبضہ کے ہیں۔ سوامی دیانندجی کا دل و دماغ قدرت کے معاملات میں خوب کام کرتا تھا۔ لہذا اب میں ایک والمنشاء کا تحریر کرتا چوں کہ جس سے بڑی بڑی معلومات سوامی دیانندجی نے جلد جلد سیار تھے پر کاش میں لی ہیں۔ اور یہ تمام دنیا جانتی ہے کہ انہوں سے سہیتہ پردار جانور کے بچے نکلتے ہیں لیکن خدا کی قدرت ایسی ہے کہ انہوں سے آپ ہی آپ بر صحابی پیدا ہو گئے۔ ملاحظہ ہو۔

"تب وہ بیچ مثل طلا و آفتاب کے بصورت براث کی گولائی کے انہاں گیا پھر اُس سے بر صحابی یعنی ویدوں کے جانے والے الیخ رشی جو تمام مخلوقات کے پیدا کرنے والے ہیں آپ سے آپ پیدا ہوئے۔" (منوش استزادہ یا ایک اشلوک ۹)

چنانچہ سوامی دیانند کا یہ تحریر کرنا کہ "بلانماں باپ کے دصل کے لڑکا پیدا ہونا بالکل غلط ہے" غلط تھیرا یا صحیح؟ (باتی پھر) (مشی محمد داؤد خان از سنبل ضلع مراد آباد)

## حق پر کاش

اس کتاب میں ان ایکسو اکٹھے سوراوات کا معقول اور عالمان جواب درج ہے جو سوامی دیانند نے اپنی کتاب سیار تھے پر کاش میں قرآن شریف پر کئے تھے۔ آیوں سے اجتنک اسکا جواب الجواب نہ ہو سکا۔ مصنفہ مولانا صاحب مدیر الحجری ثابت مظلہ۔ لکھائی جھپائی ایسا۔ قیمت عمر۔

## امرشن

### دیانندجی کو کورا جواب

سوامی دیانندجی تحریر فرماتے ہیں ناظرین بغور ملاحظہ فرمائیں۔

اول ۱۔ جو جو پرمیشور کی صفت کام اور عادت کے اور ویدوں کے مطابق ہوودہ تھی ہے اور اسکے خلاف جھوٹ ہے۔

دوسری ۲۔ جو جو قانون قدرت کے مطابق ہوودہ تھی اور جو قدرت کے خلاف ہے وہ سب باطل ہے۔ جیسے کوئی کہے کہ ماں باپ کے دصل کے بغیر لڑکا پیدا ہوا۔ یہ قانون قدرت کے خلاف ہونے سے غلط ہے۔

(سیار تھے پر کاش )

خالکسار ۳۔ سوامی دیانندجی فرماتے ہیں کہ ماں باپ کے دصل کے بغیر لڑکا پیدا ہونا یہ قانون قدرت کے خلاف ہے۔ لہذا اب میں سوامی جی کے قلم سے ہزاروں انہوں کا بغیر ماں باپ کے پیدا ہونا دکھاتا ہوں۔ نہ معلوم سوامی دیانندجی کیوں ایک جگہ کے خلاف دوسری جگہ خود تحریر کر دیتے تھے۔ کہیں حافظہ کا قصہ تو نہ تھا۔ سوامی جی بطور سوال وجواب کے خود تحریر فرماتے ہیں۔

سوال ۴۔ آغاز دنیا میں ایک یا کئی انسان پیدا کئے تھے یا کیا؟

جواب ۵۔ کیونکہ جن جیوں کے کرم ایشوی سرشنی (ابتدائی مخلوقات جو ماں باپ کے بغیر ہوتی ہے ایشوری سرشنی کہلاتی ہے) میں پیدا ہونے کے تھے ان کی پیدائش شروع دنیا میں پرمیشور نے کی۔ (سیار تھے پر کاش ۲۵۳)

خالکسار ۶۔ پس آپ کو معلوم ہو گیا کہ پرمیشور نے بلانماں باپ کے ہزاروں مخلوقات کو جسب تحریر دیا نہ جی بلاد الدین کے دصل کے پیدا کر دیا۔ لہذا سوامی جی کا یہ تحریر کرنا کہ ماں باپ کے دصل کے بغیر لڑکا پیدا

ہو۔ اور بلوہر پر ایک موڑ خاڑ نظر رکھا ہے کہ پھون جب یوز آسف پر ایمان لایا ہے تو اسوقت تین سو برس بدھ کو پہنچتے تھے۔ یوز آسف کے زمانہ کے دو سو برس بعد یہ کتاب لکھی گئی تھی۔ اور چونکہ بدھ حضرت عیسیٰ سے فریبا پا پنجو برس پہلے لگزرا ہے۔ اسلئے کہا جا سکتا ہے کہ کتاب غائب حضرت عیسیٰ کے زمانہ سے کچھ ہی پہلے لکھی گئی تھی ریزیدیکھو کتاب یوز آسف دبلوہرست اس سے ثابت ہوتا ہے کہ شاہزادہ یوز آسف حضرت سعیہ سے دو حصہ یاں پہلے ہوا ہے۔

ر ۳، مرز اصحاب کا یہ لکھنا کہ یوز آسف یوں آسف کا بگڑا ہوا ہے اور آسف کے معنی میں کہ یہ پویں کے متفرق فرقوں کو تلاش کرنے والا (تحفہ گورڈی ۲۳۸) - برائین احمد یہ حصہ ۵ حصہ ۲۳۸ (صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ یوں کے معنی میں سنجات یافتہ۔ رد کیھو اخبار الصادق جلد ایک حصہ - اخبار الحق مورخ ۲۵۵۔ اکتوبر ۱۹۱۳ء حصہ ۷۔ بد مر ۱۲ دسمبر ۱۹۱۳ء حصہ ۷) اور کتاب

لسان العرب جلد ۱۱ حصہ ۳۷۳ - قاموس جلد ۳ حصہ ۱۲۱ - مجمع البحار جلد ۱۱ حصہ ۳ - منتہی الارب جلد ۱۱ حصہ ۳ - مصباح المنیر جلد ۱۱ حصہ ۹ - مفردات القرآن جلد ۱۱ حصہ ۲ - شنیخ اللغات جلد ۱۱ حصہ ۲ - عیاث اللغات حصہ ۲ - بر لفظ آسف کے معنی افسوس۔ اندوہ - عنم - علگین - اندو ہلگین - لکھے ہیں۔ لیکن ان لخت کی کتابوں میں آسف کے معنے "گم شدہ لوگوں کو تلاش کرنے والا" کہیں نہیں لکھے ہیں۔ اور مزرے کی بات یہ ہے کہ خود مرز اصحاب کی کتاب انجام آخر حصہ ۸ - حمامۃ البشیر مترجم حصہ ۹ اور عماشہ متعلقہ "ست بجن" حصہ ۱۲ پر بھی آسف کے معنے اندوہ اور عنم لکھے ہیں۔ (باتی آئندہ، عابز حبیب اللہ کلرک دفتر نہر اپر باری دو آب امرشہ

۱۷ ساکی امتنی یا گوتم رشی بدھ سنه عیسوی سے فریب ۵۵۰ برس پہلے پیدا ہوا تھا۔ (رد کیھو تصریح کی مختصر تاریخ ہند مطبوعہ ۱۸۶۹ء۔ سرکاری مطبع لاہور حصہ ۳) ۱۷ من

صاحب ثابت نہیں کر سکتے جس کی پہلی ہی فہاٹش کر دی ہے۔ باقی راستہ غادہ بھی نہ کھا کہ شوکانی نے کس دلیل سے نسخہ ہونا موجودہ قرآن میں لکھا ہے۔ امید کہ مولوی صاحب شوکانی کی دلیل عقلائی دشنہ غاصرو بیان فرازیتی جس کا دعویٰ ہے شوکانی کے قول ہیں ہے تاکہ مدعوی جواب دیا جائے۔

دوسرا دلیل خود ہمارے مولوی صاحب کے بیان کردہ روایت سے اسکی تائید ہوتی ہے (جس کی صداقت ان کے ذمہ ہے) کہ مسند آیتوں کو اخضرت صلیم نے خود لوگوں سے کہا کہ بھوج بجانا ہی بہتر ہے۔ اس حدیث کا ترجیح مولوی صاحب نے یہ کیا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ داداً می حضور اکرم سے ایک سورت سیکھ کر پڑھا کرتے تھے۔ ایک رات کا واقعہ ہے کہ وہ دونوں اس سورہ کو نازیں فرائت کرنے کے وقت بھوج لگئے فیض آکر آپ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ انہا مانضم فالھوا عنہما۔ بیٹک وہ سورہ منور ہو گئی ہے اُسکو بھلا دو۔ (القان ص ۲۱)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مانضمہ دالی آیت نازل ہو چکی تھی تب ہی اخضرت نے مسند آیت کو بھول جائتے اور فرائت نکلنے ہی کو فرمایا۔ پھر سمجھیں نہیں آتا کہ کیوں مسند آیتوں کی جگہ اب بھی قرآن میں باقی رہی۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ایسی آیتوں کی ہرگز گنجائش قرآن شریف میں نہیں۔

تیسرا دلیل یہ ہے کہ اگر قرآن میں نسخہ تسلیم کر لیا جائے تو قرآن مجید کی سب سے اخزاںے دالی آیت الیوم الْحَلْتُ لِكُمْ دِيْنُكُمْ وَأَنْهَىَتُ عَلَيْنَا لِغَمْبَتِي ایک بے عین جملہ ہو جاتا ہے۔ اس آیت میں صاف ہے کہ شریعت کی جو نسبت علیقی ہے تامتر اسکی تکمیل اب ہو چکی۔ اور جو نک اسکے بعد سلسلہ نبوت و حجی شریعتی کا دو ختم ہو گیا اس اب یہ شریعت بہہ وجہ تکمیل ہے۔ لفظ تکمیل پر زیادہ غور اور توجہ کی ضرورت ہے۔

جس کتاب میں بہت سے احکام منور ہو گئے ہیں اس کے متعلق مقالہ

قال "سَمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَبَدَّلَ أَدْنَى فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ إِنَّمَا تَبَدَّلَ مِنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِّنْهَا خَلَرْ بِالْكِتَابِ إِنَّ اللَّهَ بِعِصْنِهِ بِعِصْنِ دِيْنِهِ نَزَّلَ لِكَيْفَيَةِ دِيْنِهِ لِكَيْفَيَةِ بِعِصْنِهِ بِعِصْنِ دِيْنِهِ فَقُولُوا بِهِ دِيْنَ مَحَمْدَهُ فَكَلَوْهُ إِلَى عَالَمَهُ" (رواية احمد و ابن ماجہ)

(ترجمہ) اخضرت صلیم نے ایک قوم کو سنایا قرآن میں جھگڑا کرتے ہیں۔ پس فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے دہ اسی سے ہوئے کہ خدا کی کتاب کے ایک حصہ کو دوسرا حصہ سے رُدا آیا (یعنی رد کیا) اور عذاب کتاب تو اسے اُتری ہے کہ بعض سے بعض کی تصدیق ہے۔ بعض کی بعض سے تکذیب ملت کر دے۔ اُس میں سے جو جانود کہو اور جو نہ جانو اُس کو اسکے واقعہ کار پر چھوڑ دو۔

اسی لئے اکثر علماء آج تک اس امر میں سبق نہ ہوئے کہ کتنی آیتیں دراصل قرآن میں منور ہیں جس کی نظر جہاں تک پہنچی دہاں تک انہوں نے قرآن کے معنی کو حل کر کے تعارض و تناقض کو دور کر کے منور آیتوں کی تعداد میں کمی کرتے آئے ہیں۔ ہمارے علماء نے منور کی تین قسمیں اپنی حکمت سے کی ہیں۔ ۱، حکم منور تلاوت باقی (۲)، تلاوت منور حکم باقی (۳)، تلاوت اور حکم دونوں منور۔

اب یہاں اگر مراد ہو سکتے ہوں تو تینوں قسم کی پھر کیا وجہ ہے کہ اول قسم کے نسخہ قرآن میں ہونا تسلیم کریں اور یقینی و دو قسموں کو موجودہ قرآن میں ہونا تسلیم نہ کریں۔ کیا اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے جو ہمارے مولوی صاحب نے بہت کوشش کی ہے کہ علامہ شوکانی کے قول سے ثابت ہو جائے کہ تینوں قسم کے نسخہ قرآن میں موجود ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے اور نہ شوکانی کے قول سے ایسا ہونا پایا جاتا ہے۔ اور اگر پا یا بھی جائے تاہم شوکانی کا یہ مجلہ قول غلط ثابت ہو جاؤ کیونکہ باتفاق علماء دو محاذین دو قسم کے نسخہ قرآن میں ہیں نہیں اور نہ شوکانی نے اسکی نشریج کی ہے۔ لہذا مجلہ قول شوکانی کا قابل جمع نہیں ہو سکتا۔ اور عقلائی توکی مولوی

## ذکر علمیہ

### بابت تحقیقت نسخ

(گذشتہ سے پورستہ)

"الحمد لله" مورخ ۲۴ دسمبر اس مضمون کا ایک حصہ درج ہو چکا ہے جس میں فاضل مضمون تکاریتے بتایا ہے کہ بعض علماء نے مسوغہ آیات بہت زیاد بتائی ہیں اور بعض نے کم۔ یہ بھی بتایا ہے کہ نسخ کے سنتے میں بھی اختلاف آیا ہے۔ یہ بھی بتایا ہے کہ خلاف بعضی تناقض کی صورت میں نسخ ہو گا۔ اس سے آگے۔

یہ دوسری بات ہے کہ فواہ حجاز ایک آیت کو دوسری آیت سے معنی دمنا نہ سمجھ کر اور موقع محل کو دانستہ بالائے طاق رکھ کر لڑائیں اور کہیں کی صریح تعارض و تناقض واقع ہوتا ہے اسلئے نسخ موجود ہے۔ ورنہ یہ مہمل معنی اکا فقط نسخ جس کے معنی خدا کے کلام کو رد کرنا اور باطل کرنا اور بے عمل بنانا ہے، خدا کا کلام اس سے پاک ہے۔

ایک طرف شیوخ حضرات ہیں کہ قرآن میں سحریف و تبدیل کے قائل ہو کر اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا اور قرآن کی وقعت و عظمت ان کے دلوں سے جاتی رہی۔ دوسری طرف حضرات قائلین نسخ ہیں جو قرآن کے بڑے حصہ کو باطل قرار دیکر اس کو قابل عمل نہ سمجھنا عین ایمان جانتے ہیں اور قرآن کی قدر و قیمت میں بنا لگاتے ہیں۔

عرض کردہ دونوں حضرات نے ملکر کیا خوب قرآن کی قدر کی ہے۔ حالانکہ آخضرت نے سخت مخالفت فرمائی ہے کہ خدا کے ایک کلام سے دوسرے کلام کو لڑا کر رد نکر دے۔ مگر پھر بھی حضرات نے ہی ہوئے ہیں کہ قرآن کو ناقص ہی قرار دیں تو اسکا کیا جواب! ابن ماجہ کی یہ صحیح حدیث اس کے متعلق دارد ہے۔

عن عمر و ابن شعیب عن ابی ه عین جملہ

تفسیر میں اپوری مت مولوی صاحب نے لکھا ہے کہ یہودی صرف یہ کہتے تھے کہ آنحضرت حنوان پا پہلا احکام بدل دیتے ہیں۔ صحیح نہیں بلکہ اسکے ساتھ ہی یہ بھی کہتے تھے کہ توریت کے بعض احکام آپ بدل دیتے ہیں۔ اسکو تو مولوی صاحب نے لکھا نہیں۔ کیوں دوسری تفسیر دیکھی جاتی۔ یہاں پر اگر مراد ہو سکتے ہوں تو دونوں اپنے احکام بھی اور توریت کے بعض احکام بھی۔ لہذا اس کے شان نزدیل سے یہ پایا جاتا ہے کہ احکام مولوی مراد ہیں اور وہ آیتیں منوط مراد ہیں جو قرآن میں افضل نہیں کی گئیں۔ یاد ہو جو بخلافی گئیں۔ اس قول سے مولوی صاحب ہرگز کسی کو قابل نہیں کر سکتے کہ اب بھی قرآن میں نسخ ہے۔

باقی رہم حافظ ابن حجر کا قول کہ انہیں نے امام فخر الدین رازی کی دلیل کو کہ یہ آیت نسخ پر دلالت نہیں کرتی رد کیا ہے، آپ نے اس کی دلیل پیش نہیں کی۔ جب امام صاحب کے قول کی تردید میں آپ حافظ صاحب کی دلیل پیش کرئے تو بعدہ جواب دیا جائیگا۔ اگر حافظ صاحب کی دلیل زبردست ہو جو امام صاحب کو ہرادے تاہم یہ ثابت ہونا کہ یہ نوں قسم کے نسخ قرآن میں موجود ہیں محال ہے۔ (باقی آئندہ) رخاکار نواب محمد تغفیل حسین از گیا)

وقت کے لحاظ سے رد اداری اور صبر کی تلقین کرتی ہیں اور تیسری آیت جب وقت آیا یعنی مسلمان طاقتور ہو گئی بیدھڑک مارنے کا حکم ہے۔ اور دونوں جیسی جہاں حالت ہوئی اُس حالت کے مطابق یہ دونوں آیتیں کارآمد ہو گئی۔

اس آیت مانعضم کی تفسیر میں مولوی صاحب نے حافظ ابن حجر کا قول بحوالہ فتح الباری صفحہ ۱۱ کے یہ نقل کیا ہے۔

داستدل بالآية المذكورة على وقوع النسخ خلا فالمشتنى منعه وتعقب بماها قضية شرطه لا تستلزم الواقع راجيب بالسياق وسبب النزول كان في ذلك لا نها نزلت جوا بالمن انك ذلك۔

جس کا ترجیح مولوی صاحب نے یہ کیا ہے۔

"یعنی جہور نے آیت مذکورہ سے وقوع نسخ پر دلیل پکڑی ہے۔ بعض مخالفت ہیں باس وجوہ کہ آئی کرمیہ قضیہ شرطیہ ہے جو دال بر و قوع نہیں ہے۔ لیکن بعض کا قبل ٹھیک نہیں کیونکہ شان نزول و سیاق آیت دال بر و قوع ہے۔ اس پہلی بات یہ کہ مولوی صاحب نے ترجیح میں لفظ جہور نکھا ہے جو اصل عبارت میں نہیں۔ صرف یہ دکھانے کو کہ کل مفسرین کا اتفاق اس آیت سے دلیل نسخ پر ہے لیکن خود عبارت میں ہے کہ بعض اسکے منکر ہیں پھر آپ کا جہور کہنا کہنا نک الفاف پر مبنی ہے۔

دوسری یہ کہ اس قول سے صرف اتنا واضح ہوتا ہے کہ آیت وقوع نسخ پر دلالت کرتی ہے اور شان نزول بھی اسکی شاہد ہے۔ بس۔ لیکن میں عزم کرتا ہوں کہ دفع نسخ پر ایں اسلام جو دران نبوت میں واقع ہوا ہے منکر نہیں، کلام و تصرف اس میں ہے کہ بعد تکمیل نبوت و مشریعیت و ترتیب قرآن مجید کے اب بھی نسخ موجود ہے کہ نہیں؟ جیسا کہ میں قبل بھی گوش گزار کر آیا ہوں۔ اس پیش کردہ قول سے کسی طرح یہ ثابت نہیں ہوتا اور شان نزول سے بھی وقوع نسخ ثابت ہوتا ہے۔ یہاں پر دفع نسخ سے یہ نوں قسم کے نسخ اب بھی کیونکہ مان لئے جائیں۔

بُرْصَنَا ناجائز قرار دیا گیا ہو، یا اب مقامات ہوں جہاں اور امر کا پڑھنا اور سیالانا دونوں منوضع کئے گئے ہوں وہ کتاب کیونکر کامل ہو سکتی ہے۔

تجب ہے کہ ایک طرف کو قرآن مجید کے دو ثابت حصہ کو منوخ کہا جاتا ہے اور دوسری طرف اسے کامل کتاب کا القب دیا جاتا ہے۔ جس کتاب کا ایک بڑا حصہ منوخ کر دیا گیا ہو کیونکہ یقین آسکتا ہے کہ وہ کتاب کامل ہو گی۔ اگر نسخ مانا جاتا ہے تو قرآن میں بعض لازم آتا ہے۔ اور اگر قرآن کو کامل کہا جاتا ہے تو نسخ ہائے جاتا ہے۔ اب جا ہے نسخ مانکر کتاب اللہ کو اوہ ہمارا جانشی یا کلام کو کامل بانکر نسخ سے بازاڑے بہر عالی حققت تو خود کتاب اللہ کے کامل ہونے کو ترجیح دیجگا۔ دیکھیں ہمارے مولوی صاحب ان دو آیتوں یعنی مانعضم اور الیوم میں سے کس کو ترجیح دیتے ہیں۔

چوتھی دلیل۔ ابتدائی بہوت سے لیکر تکمیل بہوت نک ایک قوم کو صحیح جادہ پر لانے کیلئے قوم کی حالت کی مناسبت سے اور زمانہ کے تحد و معاشرت کے لحاظ سے بعض احکام کے بد لنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس سے کوئی عقلمند انکار نہیں کر سکتا۔ مگر یہ ماننا کہ اب بھی بدلتے ہیں حقافت ہے۔ آج بھی مبلغ کو ایک جماعت کی حالت معاشرت و تمدن کا لحاظ کر کے احکام کی پابندی کرنا لازم ہے۔ لیکن اس سے یہ مطلب لینا کہ قبل داۓ احکام کی اب خودرت نہیں منوخ ہو گیا بزرگ مسحی نہیں۔ اگر دہی وقت کی ملک میں آئے تو دہی حکم قابل عمل ہونگے۔ کیونکہ قرآن کا دعویے یہ ہے کہ دہکل براغظم کے بنی نور کی حوالقوں پر حادی ہے۔ اس کی مثال یوں ہے کہ ایک مریض کو علیم نے پہلے منفع کا نسخ دیا۔ بعد اسکے سچا رکا دوسرا نسخہ دیا۔ ظاہرا وہ منفع دالا نسخہ بیکار ہو گیا۔ لیکن اگر دہی حالت پھر ہو جائے تو دہی نسخ منفع دالا کار آمد ہے دوسرا بیکار۔ شرعی مثال یجھے۔ ایک جگہ ہے "لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِي" (تمہارا دین نہیں اسے اور ہمارا دین ہمارے لئے) دا صبر بمحکم دبک۔ پھر دوسرا حکم "دَقَّا تِلُوُ الْمُشْرِكِينَ" (بعنہ رکاذ و دو کھلڑا: قتا / د) یہ دونوں آئینہ قرام الی

## کیا حدیث نبوی اجر الاتباع ہے؟

برا دران ملت! خدادند تعالیٰ علیہ السلام قرآن مجید میں آپ کو خطاب کرتا ہوا فرماتا ہے "وَأَعْلَمُهُوا مُحَمَّلُ اللَّهِ جَمِيعًا" لیکن آپ نے اس کو فراموش کر دیا۔ اور دشمنان دین نے من مانی منوانی شروع کر دیں۔ اور تمہیں اُن ادیان کی دعوت دینی کی ہو رہی کرنے لگے جن پر عمل پیرا ہو کر عذاب کی مردمت عاصل ہو جانا تو ایک طرف رہی اثان دنیوی زندگی بھی با امام بس رہیں کر سکتا۔ وہ کیوں؟ مخفی اسلئے کہ وہ مخفی ایجاد بندہ ہیں۔ اسلام عالیٰ کل کا الہام کر دہ مذہب ہے جو جلد ضروریات انہی کو محفوظ رکھ کر طیار رہوائے ہے اس لئے اس میں نقصان ہے۔

موجب فلاح و نبوی اور سبب سنجات اُنزوہی ہے۔ دہ شریعت خداوندی جس پر ما انزل اللہ کا اطلاق صحیح و درست مسلم عند الامت محمد یہ ہے۔ بلا اختلاف شخصی بواسطہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وجود پیر بیوی خواہ وہ اعجاز محمدی (قرآن مجید کی عبارت میں) ہے اس کے غیر۔ یعنی تعامل نبوی سے وصول ہو۔ علقوہ گوشان رسالت کیلئے ساری واجب القبول والعمل ہے۔ خدا کی مجوزہ و منزہ شریعت نام بني نوع ان کے داسٹے لائق اتباع ہے۔ خواہ رسول ہو یا اسی اور رسول عیشیت اُسوہ حسنہ ہونے کے امور تشریعی میں مطاع اور حکم ہے۔ کیونکہ امور غایبہ کی تعلیل رسول نبیم اللہ سے کرتا ہے۔ اسلئے امت مرحومہ پران کی اتباع بھی بلا تنقید لازم و ملزم ہو۔ رسول پاک ملی اللہ علیہ وسلم کا حکم خواہ بالفاظ جیریں امین ہو یا مغموم آیت قرآنی (سد عاد مثا پر درود گارہ) مل والفاظ نبوی سے ہو ہر طریق واجب العمل ہے۔ اس دعوے پر امت مرحومہ کا عمل پہمیثا ہے ناطق ہے۔

علاوه ازاں مقابلہ منکرین حدیث الحدیث کے مقتدر علماء نے بوجوہ دگی ہزار مامخلوق

آداز اُسحائی۔ اور فرزندان اسلام کو اثبات حدیث نبوی، پرچمیخ دشے اور حدیث الرسول فارج از قرآن کو محض فائدہ فرار دیکر آیات قرآنی کو محب خواہش لفافی توڑنا اور موڑنا شروع کر دیا۔ علوم حقوقی بے خبر لوگوں کو اپنا ہم صفت پر بھی یا۔ میرے دوستوں جملہ مسلمانان عالم عموماً اور فرقہ اہل سنت والحدیث خصوصاً اس امر کے معتقد ہیں

. حقیق این امر بیسی کا اعتراف کرتا ہوا بر بنائے بغیر بے پادا رہیں آنکھ کارا کہتا ہے کہ ادیان عالم میں یہ شرف صرف دین اسلام ہی کو حاصل ہے کہ اس کے جملہ مسلمانات اصول و فروع الہام الہی سے ماخوذ ہیں۔ شرعاً اسکے ہیروہ ہرگز کسی اپنے مقیدہ کے پابند نہیں اور کسی اپنے عمل اور فعل کے مکلف نہیں جس کی بنا الہام الہی پر نہیں اور وہ حفظ کے فرستادہ اُسوہ حسنہ رضی ملی اللہ علیہ وسلم کی معرفت مسجانب اللہ و حمول نہیں ہوا۔

## مُرْطَل

### سر کو اے شرک نہ جا کر گور کے آگ پٹک

جنست الفردوس کو سیدھی گئی ہے یہ شرک  
جو پکڑ کر عروہ الونقی کو جا دے گا لشک  
کیسے وہ پائیگا بد خوبی باغ جنت کی مہک  
سر کو اے شرک نہ جا کر گور کے آگ پٹک  
گھونٹتا ہے بے چہا جو راں دن بھنگ مک  
سر نہیں جس کا جھکا پیشِ الہی مرگ تک  
فوج غلبی سے خدا فرما نیگا تیری گمک  
سانے اُن کی خبر کے قول غیروں کا نہ بک  
غایر گمراہی میں وہ جا کر گرا بے ریٹ شک  
رکھ دڑہ ہر دفت قول فعل پر اپنے نگاہ

دمبدم لکھتے ہیں تیرے خیر و شر کو دو ملک  
(مرسلہ غاک رحمد فرزند علی از موضع سو شھزادوں ضلع درج ہنگم)

سلک سنت پا سے سالک پلا جایہ ہرگز  
کو شک جنت پر اسکو کھینچ لیگا ذوالجلال  
گلشن سنت کی بوجس کو نہیں آتی پسند  
چھوڑ کر اُس مالک حاجت روائی بارگاہ  
رہنمائی کس طرح اُس پیر کی ہوگی درست  
کس طرح دعوے سلمانی کا ہو اُس کا صحیح  
فاسقوں کے ظلم پڑک صبر کر اے دیندار!  
منہ دکھانا ہے پیغمبر کو اگر اے بے ادب  
شاہرا و مصطفائی سے قدم جس کا دگا

ذہب کی نشر و اشاعت میں یکزن بان نظر آتے ہیں۔  
ان کا جلنا پھرنا بیٹھنا مطابق سنت نبوی ہیں۔ چند سال ہوتے کوہیں صافقین نے ادعا کے اسلام کی آڑ میں مسلمانوں کے منتشر کرنے کیلئے ایک نئی چال اختیار کی اور اپنے نصب العین کو طحونظر رکھتے ہوئے حدیث نبوی کے داخل مشریعیت اور مثل قرآن ای اجب الاتہاری ہونے سے انکار کر دیا۔ اور تیرہ سو سال کے اجمامی اور منفق اشتقاد دل علی ہتواتر کے خلاف

خداوند تعالیٰ عز اکر سہ بیعت سے اپنے کھلوق کو سئے شرائع آسمانی بواسطہ انبیاء علیہم السلام نازل فرمائے جن پر عمل پیرا ہو کر مخلوق الہی محبود حقیقی کی رضاہوئی حاصل کرتی۔ ہی۔ جہاں دہ قوانین ربانی موجب بحث افرادی اور ذریعہ معرفت الہی ہوتے تھے، دہاں حیات دینوی کو با رام دا سائش تمام گذارتے کیلئے اغلى و اکمل لامتحہ عمل بھی تھے۔ عمر نبوت محمد یہ میں بھی جس دستور والوزر و ایشعت معاہد تھا اور

کسی غیر بھی کی توضیح (جو مثل ہمیں کی ایسٹ کہیں کا رد) اور  
بھان متی نے کتبہ جوڑا (کو واجب الاتباع اور وجوب  
نجات نہیں سمجھتے ۵

شمن تہبادریں میخانہ ستم  
جنید و شبلی و عطاء رشدت

۱ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہوں نے معرفت میں  
درگاہ رسالت سے فیضیاب ہو کر فرانی احکام کا مفہوم  
آنحضرت کی لسان و حجی ترجمان سے سمجھا یہی اقرار  
کرتے نظر آتے ہیں۔ چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ میں  
ہے کہ آپ نے فرمایا میں کسی کے کہنے سے حدیث  
نبوی کو چھوڑ نہیں سکتا۔ حضرت علی کرم اللہ عنہ بھی  
باقابہ خوارج حدیث رسول (غیر قرآن) کو یہی حکم  
(قول فیصل) تسلیم کرنے کی اپنے معتقد کو بدایت فرانی  
کہا قال الرسول صلعم اوتیت القرآن مثلہ  
معہ (یعنی حدیث بھی مثل قرآن مجید عطا ہوئی ہے)  
اس لئے امت مرحومہ کیلئے ہر دو لائق تسلیم ہیں جو حضرت  
ابو مکرؓ کو خلیفۃ الرسول تسلیم کرنے وقت الاغة من  
القیش ہی کو امر تنازع عینہ بین المسلمين میں قول  
بیصل سمجھا گیا۔ فا ختم و قد بز۔

اہل قرآن کو چاہئے کہ وہ بھی مثل الحدیث والہل  
سنۃ اپنے اعمال مشرود عینہ ناز پنچاہہ اور ناز جنارہ۔  
اکل و شرب اغذیہ کی حلت و حرمت کی بابت محض  
وحجی قرآن سے ہی ثبوت پہیں کریں۔ جیسا کہ علماء المسلمين  
قائلین حدیث اپنے معمول سائل کا مخذالتے ہیں۔  
دیدہ باید۔

**نونٹ** | اگر اہل قرآن نے ہمارے تعاقب میں یا ہمارے  
مطابقہ کا متفقہ جواب بطور اطلاع عامہ کوئی مضمون  
شائع کیا تو اثار اللہ تعالیٰ ہم پھر حتی المقداد اُنکی  
خدمت کیلئے عاضر ہیں۔ دا سلام علی من انت  
الحمد للہ۔

(ابوسعید محمد شریف قریشی ٹا بلیانو والی)

۲۵ تحریک بخاری ۳۵۷ بیج البلافت ۳۵۷ ترتیب ناز روزانہ  
دناز جنارہ ۳۵۷ گدھے جو بے۔ کنه۔ بے۔ شیر۔ پچھے۔ بندر۔ پھر و  
کی حرمت قرآن مجید میں تو ستر جو بیس۔ اہل قرآن ان کو تقدیم الحدیث  
حراست ہے میں نہ بستے قرآن

حضر اور درندوں (کتاب۔ بی۔ شیر) کی حلت و حرمت  
تنازعہ فیہ ہو جائے اور قرآن مجید سے (حضور کی وہ  
وحی) بوجیشیت بجزہ بر قایمت الفاظ الہامیہ و بدایت  
مکمل اور مفصل موجود و محفوظ ہے) تم کو معلوم ہو سکے  
تو رسول علیم کے فرائیں مشرود عینہ الہامیہ میں (جو مدعا  
د مشاد اہی تو بیں لیکن آنحضرت نے اپنے الفاظ حرکات  
و سکنات کے ذریعہ امت مرحومہ کو تلقین فرمائے) تلاش  
کر دے۔ جس کے استدلال کا نتیجہ رسول اکرم کے فیصلہ  
سے مطابق ہو گا وہ صحیح ہے۔

پھر عامت المسلمين کو خطاب کر کے فرمایا ہے۔  
**فَلَوْدَرِبِكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّلُوكَ فَيَأْشَبُّهُمْ**

"یعنی جب تک رسول کو منع اور حاکم دناؤ داشت  
مومن نہ ہو گے۔"

آیت مرقومہ بالا میں رسول فدا کو حکم مطابع  
اور قاضی علی کتاب اللہ کہا گیا ہے۔ اور آپ کے  
فیصلہ کے تسلیم کریں کی تاکید کی ہے۔ بلکہ اس  
تاکید کو یوں مونک فرمایا کہ جو فرقہ اس فیصلہ بھی سے  
رددگاری کریگا یعنی اپنے دل میں قفار بھی کے  
متعلق ذرہ بھی خلجان رکھیگا وہ ہرگز مومن نہیں۔  
اصحاب بصیرت پر یقیناً مخفی نہ رہا ہو گا۔ آیات  
متذکرہ صدر نے آنحضرت کو امت مسلم کیلئے عملی  
قرآن مجید ثابت کر دیا اور بتا دیا ہے کہ حضور کی صحیح  
اویقینی لائف کے ہوتے ہوئے ہمیں قرآن مجید کو  
کسی قانون کے نکالنے اور پھان بین کرنے کی ضرورت  
نہیں۔ اور آنحضرت کے جلد حالات بطریق صحیح قبلہ  
ہو کر مشتہر فی الآفاق ہیں۔

ارشاد فدا وندی ازلتنا الیک الذکر  
لتبيين للناس ما نزل اليهم اور لحر علينا  
بیانہ نے رسول اکرم کا منصب صرف مبلغ قرآن  
ہی نہیں بتایا بلکہ آنحضرت کو مبین اور مفسر قرآن  
فرمایا ہے۔ اور مفسر بھی کیسے؟ ثمان علینا  
بیانہ کے تحت خدا سے توضیح القرآن کا علم لیکر  
پس ان آیات کی روشنی میں ہم رسول خدا  
کی تفیر و شرح اور ترجمہ القرآن کے ہوتے ہوئے

قرآن کریم جو محبوب اللہ ہوئے میں مسلم عنہ  
الطرفین ہے اس میں ارشاد ہوتا ہے۔  
**لَفَدْ كَانَ لَكُفَّيْ دَسْوُلَ اللَّهُ أَسْوَهُ حَسَنَةُ الْمَ**  
(جہاں بھروسی انسانی ارشاد علیہ وسلم تہارے لوگوں پر  
نہ ہوں ہیں)

پھر فرمایا۔  
**مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ -**  
(جس نے رسول علیہ السلام کی فرمانبرداری کی اس نے  
خداوند تعالیٰ کی اطاعت کی)

یہاں رسول کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ نے اپنی  
اطاعت (فی الامر شرع) قرار دیا ہے۔ اور قُل إِنَّمَا  
يَعْبُدُونَ اللَّهَ خَاتَمَ الْمُرْسَلِينَ ہیں آنحضرت  
صلعم کی تعمیل اعمال مشرد عد کی پیر و می کو ذریعہ حب اللہ  
فرمایا ہے۔ آیت اسوہ سنہ اور فاتحونی رسول  
علیہ السلام کی نام لائف کو امت مرحومہ کیلئے قانون  
واجب الاطاعت والا تباع فرار دینے میں کسی دیگر  
آیت (دلیل) کی محتاج نہیں۔ کیونکہ آنحضرت ملی اللہ  
علیہ وسلم دن رات میں جو جو حرکات۔ سکنات۔ اعمال  
و اقوال خدا کی شریعت کی تعمیل میں صادہ ہوتے تھے خواہ  
وہ حسن معاشرت متعلق ازواج مطہرات ہوں یا دیگر  
معاملات۔ عبادات سے متعلق ہوں، سب کے رب  
شریعت احسانی میں داخل ہیں۔

اندر احوالات دو اقدامات ثابتہ کی رہے  
نماز۔ روزہ۔ حجج۔ زکوہ کے احکام (جو اس بھی برحق  
کے مجموع ہوئے کی وجہ سے مصدقہ و مقبولہ پر دردگار  
ہیں) اکی تعمیل مثل رسول خدا بجنس کرنا اطاعت دانیابع  
شریعت ہے اور آنحضرت کی سو احمری (یقینی لائف)  
کا خلاف کرنا درطہ ضلالت میں گرنے کے مترادف ہو۔  
اللہ تعالیٰ موسین کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔  
اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول دادی الامر  
منکرو فان تنازعتم فی شیئ فرآددة الی اللہ  
والرسول المخ

یعنی تم خدا۔ رسول اور صاحب امر (قاضی) کی  
اطاعت کر دے۔ اگر کوئی بات متنازعہ فیہ ہو جائے تو اسے  
لئے خدا رسول کی طرف مراجحت کر دے۔ مثلاً اگر دعویٰ

رہنے والے ہوں یا نزدیک جو غاہ کعبہ ہی پھنس کی قوت  
رکھتا ہو فرم میں ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ  
وَبِنَّهُ عَلَى النَّاسِ حُجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَعَ  
الْيَتِ سَبِيلًا۔

اور اللہ کے لئے لوگوں پر بیت اللہ کا حجج کرنا  
ہے جو دن اسکے لیے بھی کی طاقت رکھتا ہو۔  
اور حدیث صحیح میں ہے

بَنِي إِلَهُ سَلَامٌ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ إِنَّ لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ وَإِنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ  
وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَأَنْجُونَ وَصَوْمُ دِمْضَانِ۔

یعنی اسلام کی بنیاد پر ہی توں میں ہے اقرار  
وحدائیت و رسالت۔ نافذ قائم رکھنا۔ زکوہ ادا  
کرنا۔ حجج کرنا۔ ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔

پس حجج اور کان خمسہ میں سے ایک رکن ہے  
جس کا بجالاتا ہر ذمی استطاعت بر بالاتفاق  
ضروری ہے۔ ورنہ گناہ کبیرہ کا مرکب ہو گا۔ دمّن  
کفر فیَّ أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ۔

اور جس نے حجج کی فرضیت سے انکار کیا تو اسہ  
کو اسکی کچھ پرداہ نہیں کرو یہودی ہو کر میرے بالغہ  
وہ سارے جہاں سے بے پرداہ ہے۔

من ملک زاد اور احلاۃ تبلیغہ الی بیت  
اللہ و لم يَجِدْ فِلَانًا عَلَيْهِ أَنْ يَمْوَدْ يَهُودْ يَا  
أَنْصَارَانِيَا۔ جل جلالہ

پس ذمی استطاعت مسلمانوں کو حج سے  
روکنا خاصکر اُس عالت میں کو راستہ پر امن ہو،  
سرسر حاقت در پرداہ اسلام کی بیکنی ہے۔ ہرگز  
مسلمانوں کو ایسے لوگوں کی باتیں نہ سننی چاہیں۔  
کہ یہ لیدھر نہیں بلکہ گیڈر ہیں مسلمانوں کے دین د  
ایمان کو مکروہ فریب سے فکار کرنا چاہتے ہیں۔ دما  
لو فیقی الا با اللہ۔

ابو النعیم عبد الرحمن عفی عنہ  
کھریانواں۔ مطلع گیا۔

کے بعد جب عمرہ کا ارادہ ظاہر کرتا ہے تو اُسے مکہ جانی  
کی اجازت دی جاتی ہے۔ اور اہل مکہ جب ثامہ  
سے بد عنوانی کے ساتھ پیش آتے ہیں میں کے  
سبب سے ثامہ اپنے وطن میں واپس جا کر مکہ کی  
طریقہ کا جانا روک دیتا ہے تو اغفرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثامہ کو مکہ بھیتے ہیں کہ خلائق  
میں کو۔ بلکہ خود آپ بھی مع کثیر التعداد خدام  
کے زیارت بیت اللہ کے ارادہ سے تشریف  
لاتے ہیں اور مکہ کے قریب مقام حدیبیہ میں رکھے  
جاتے ہیں اور سال آئندہ میں مطابق شرط کے  
تفاکر نے آتے ہیں تو تین دن سے زیادہ آپ کو  
مکہ میں پھیرنے نہیں دیا جاتا۔ اللهم صل علیہ وسلم  
آج سوبھنگد کے قبلہ بنی تمیم جن کے حق میں  
اربَّادِ نبوی ہے۔

”هُمْ أَشَدُّ امْتِي عَلَى الدِّجَالِ“  
صوبہ حجاز پر قابض ہوں، اور حسر میں شریفین  
سے شرک و بدعتات کے خس و فنا شاک کو پاک  
و صاف کر کے اُن کے سچے خادم ہونے کا شرف  
حاصل گریں، اور اپنی حسن انتظامی سے حجاز کو ایسا  
پر امن بنادیں کہ ملک شام سے بھی ایک عورت  
تہبا آکر حج و عمرہ کرنا چاہے تو اُسے راستہ میں  
سوائے خدا کے اور کسی کا خوف نہ ہو۔ تو منہ درستان  
کے مسلم بپڑوی کے مدعاں و خدمات الحرمین کے دعوے  
داران مسلمانوں کو التواشے حج کا مشورہ دیں۔ مشورہ  
ہی نہیں بلکہ روکنے کی کوشش کریں۔

امام الائمہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب  
تعمیر کعبہ سے فراخت ملی تو جناب باری تعالیٰ  
سے حکم ہوا  
وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحُجَّ يَا أَوْلَادَ رَجَالَةَ عَلَى  
كُلِّ ضَامِهِ يَأْتِيُنَ مِنْ كُلِّ قَمَ عَيْقِ

(اور اعلان کردے لوگوں میں حج کا لوگ ادیگے حج  
کے لئے پہل جو نزدیک رہنے والے ہیں اور انہوں  
پر سوار ہو کر جو دور رہنے والے ہیں کہ بیب دوری را  
کے اُن کے ادنٹ دبیلے ہو جائیں۔)  
یہیں حج تمام روٹے زمیں کے مسلمانوں، رخاہ دو،

## پارگاہ لکھنؤ سی فرضیت حج کی خی

لکھنؤ میں چند خداوندان نعمت و مدعاں پیش آمدیت  
کا اجتماع ہوا۔ جن کے دماغ میں فرعونیت کا سودا اسیا  
ہوا ہے اور فرعون مصر کی طرح انا دبکم الاحلی۔“ کا  
نعرہ لگاتے ہوئے مسلمانوں کو التواشے حج کا حکم دیا  
ہے تاکہ اہل حجاز و حکومت حجاز بھوک کی مکالیع  
سے تنگ آکر سربجود ہو جائیں۔ اور اس بات کو  
بھول گئے کہ اہل حجاز و سجد کا بھی وہی رب ہے جو اہل  
ہند و تام عالم کا رب ہے۔ جس نے اپنی پاک کتاب  
میں (جہ عرب ہی کی زبان میں نام جہاں کیلئے شعل  
ہدایت بناؤ کر بھیجا ہے) نہایت معتبر و دعہ دَمَا  
مِنْ دَائِبَةِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ دُنْ قُهَا کا  
کیا ہے اور جس نے امام الائمہ حضرت ابراہیم علیہ السلام  
کی اس عینی کو باوجود اپنا خلیل گردانشے کے منظوریں  
کیا جو انہوں نے تعمیر بیت اللہ کے بعد جناب باری  
میں پیش کی تھی دَرِّ اجْعَلْ هَذَا أَبْلَدَّ أَمْنًا  
وَأَدْرَقَ أَهْلَهَ مِنَ الْمُهَاجِرِ مَنْ أَمَنَ بِاللَّهِ  
وَالْيَوْمَ الْأَلِيمَ۔ (یعنی اسے رب میرے اس شہر کو اس  
دلائل اور اُس کے رہنے والوں سے جو اللہ و دن آفرت پر  
ایمان نادیں اُن کو بیلوں سے رزق دے) تورب العالمین  
نے جواب میں کہا۔ اے ابراہیم!

وَمَنْ كَفَرَ فَأَمْتَعْهُ قَلِيلًا  
اور جو کافر ہو نگے اُن کو بھی دنیا میں ہم رزق دینے  
کے سب کے رزق کا ذمہ ہم نے لیا ہے۔  
اے کریمی کہ از خزانہ غیریب  
گبرد ترس و ظیفہ خورداری  
و دستاں را کجا کنی محروم  
تو کہ بادشناں نظرداری

اللہ اکبر؛ سروار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم تو اُس حال میں بھی لوگوں کو حج و عمرہ سے نہ رکیں  
 جبکہ بیت اللہ بیت پرستوں اور مخالفین اسلام  
 میں گھرا ہوا ہو اور غاص غانہ کعبہ میں تین تواشے  
 بیت رکھے ہوئے ہوں۔ ثامہ بن اثال اسلام لائی

## خط و کتابت

# فتاویٰ

س ۳۶ } زید مقر و من ہے تجارت کی طرف سے اور غلہ حاصل کرتا ہے زراعت کی جانب سے عشر دینے میں حیله پیش کرتا ہے کہ جو قدر میں غلہ پاتا ہوں اُس سے زائد دین ہے تو پھر کیونکہ عشر ددن۔ اب جواب طلب امریہ ہے کہ زید کا حیله بجا ہے یا بے جا ہے

(یکے از خریداران ابجدیت)

ج ۳۷ } پیداوار کی زکوٰۃ دو طرح پر ہے ایک تو مقدار معین (حبلہ دسن) پر ہے اُسکے لئے تو مقدار کا ہونا اور فرقن سے فارع ہونا ضروری ہے۔ دوسرا قسم زراعت کی زکوٰۃ وہ ہے جسکی نسبت فرمایا ہے اُو احْقَدَهِ يَوْمَ حَصَادَه اسلئے شخص مذکور درجہ فرقن داری کے ہیلی قسم ادا نہیں کر سکتا دوسرا قسم تو ادا کر سکتا ہے جو ہر عال میں حسب وسعت فرقن ہے۔

س ۳۸ } بکر زکوٰۃ کے روپے بیت المال کے کافی انتظام نہ ہونے کے باعث تحفین پر خود اپنے ماحصلہ سے خرچ کرتا ہے۔ ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۳۹ } حديث شریف میں آیا ہے۔ مسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الجواہیں (ترمذی)

” یعنی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جوابوں پر سمح کیا:“  
حدیث کامصنون تو اتنا ہی ہے۔ اس پر بعض حضرات یہ قید بڑھاتے ہیں کہ مولیٰ جوابوں پر کرنا چاہئے۔ انکو جامی کہ اس قید کا ثبوت کسی لفظ سے پیش کریں۔ اندھو ہر ایک جواب پر سمح جائز کہتے ہیں اُن کی دلیل یہ حدیث ہے۔

(۳ ر دا غل غریب فند)

س ۴۰ } دین محمدی (صلعم) ادیان سابق کو فتح کرتا ہے یا نہیں؟ اگر یہ دین نام ادیان کا نام سخن پے تو اس سلسلہ کو قرآن سے ثابت کیا جائے۔ اگر قرآن میں کوئی دلیل نہیں تو حدیث متواتر سے اس نفع کا کیا ثبوت ملتا ہے؟ (ابوالحازم الحنفی)

ج ۴۱ } قرآن مجید میں ماف ارشاد ہے۔ اسیکو اٹھانے کا کوئی دلیل نہیں ہو رہا بلکہ لیکن کام میں ہوتا ہے۔

س ۴۲ } خالد اپنے حقیقی نواسہ کو کسی مصلحت سے متبینی ہتنا چاہتا ہے۔ اور ارشاد ادعوہم لا باحکم کے خلاف بھی نہیں کرنا چاہتا۔ تو اس کرنا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۴۳ } متبینی بن کارا سے اپنا بیٹا کہنا سخن ہے۔ ارشاد ہے ادعوہم لا باحکم اور اگر اُس کے باپ کی طرف اتراء ہے اسکی پیری کرو۔ کی طرف منوب کرے۔ یہی سخنے ہیں اس آیت کے۔ لَئِلَّا يَكُونَ حَمَاجُونَ أَذْدَاجُ اَذْعِيَا مُهَمَّمٌ۔ (۳۷ ر دا غل غریب فند)

س ۴۴ } کم چونہ کی دیوار یا چونہ پُتی ہوئی دیوالا پر تیم جائز ہے یا نہیں؟ سچھوں میں سائل کے سخنے (کہتے) لگے رہتے ہیں۔ اُسیں لکھا ہے کہ شی کی جنس مثلاً پتھر کنکر چونہ کج دغیرہ سے نیم جائز ہے۔ (سائل عبداللہ از الہ آباد)

ج ۴۵ } نیم کی بابت ارشاد ہے۔

فَنِيمُوا صَعِيدًا طَيْبًا

یعنی پاک مٹی پر نیم کیا کرد

چونہ دشیرہ کو علماء حنفیہ نے مٹی پر قیاس کر کے جائز لکھا ہے۔ غاکار کے نزدیک اس میں شبہ ہے۔

س ۴۶ } موزہ سادہ یا اولی موتا یا پلاکس پر سمح جائز ہے؟ کیونکہ اکثر مولوی ہر ایک موزہ پر جو پھٹانہ ہو، ناپاک نہ ہو سمح جائز فرماتے ہیں۔

(سائل مذکور)

ج ۴۷ } حدیث شریف میں آیا ہے۔

مسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الجواہیں (ترمذی)

” یعنی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جوابوں پر سمح کیا:“

حدیث کامصنون تو اتنا ہی ہے۔ اس پر بعض حضرات یہ قید بڑھاتے ہیں کہ مولیٰ جوابوں پر کرنا چاہئے۔ انکو جامی کہ اس قید کا ثبوت کسی لفظ سے پیش کریں۔ اندھو ہر ایک

جواب پر سمح جائز کہتے ہیں اُن کی دلیل یہ حدیث ہے۔

(۳ ر دا غل غریب فند)

س ۴۸ } دین محمدی (صلعم) ادیان سابق کو فتح کرتا ہے یا نہیں؟ اگر یہ دین نام ادیان کا نام سخن پے تو اس سلسلہ کو قرآن سے ثابت کیا جائے۔ اگر قرآن میں کوئی دلیل نہیں تو حدیث متواتر سے اس نفع کا کیا ثبوت ملتا ہے؟ (ابوالحازم الحنفی)

ج ۴۹ } قرآن مجید میں ماف ارشاد ہے۔ اسیکو اٹھانے کا کوئی دلیل نہیں ہو رہا بلکہ لیکن کام میں ہوتا ہے۔

س ۵۰ } یعنی مسلمانوں جو کچھ تہاری طرف اتراء ہے اسکی پیری کرو۔ کرو اور اُس کے سوا کسی اور کی تابعداری نکرو۔ بس اس سے زیادہ کسی دلیل کی حاجت نہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان اسی کے مامور ہیں کہ سواتے تعلیم محمدی کے باقی سب تعلیمیں چھوڑ دیں۔ مس ۵۱ } کم علماء اصول کا اس بات پر الفاق ہے کہ سائل اعتقادیہ کا ثبوت یقینات سے ہوتا ہے اور یہ بھی مسلمہ ہے کہ احادیث احادیثی ہیں وہ سب فلسفیات میں داخل ہیں۔ پس ایسی صورت میں اس سائلہ کا ثبوت احادیث احادیث سے دیا جاسکتا ہے با نہیں۔ اگر دیا جاسکتا ہے تو ثبوت اصول سلسلہ کے خلاف ہو گا یا موافق؟ (سائل مذکور)

ج ۵۲ } یعنی کم طبقی کے دو معنے ہیں۔ ایک ثبوت یقینیت سے ظہنی۔ دوم دلالت کی یقینیت سے۔ علماء اصول نے جس ظن کو غیر ثابت عقائد کہا ہے وہ قسم ثانی ہے۔ یعنی دلالت کی یقینیت سے حدیث اگر صحیح کو پہنچ جائے جو بھی اسکا طریق ہے اور اس کے الفاظ کی دلالت کسی امر پر بلا تادیل صریح ہو تو اسکو ثابت بنایتے ہیں۔ اور اگر دلالت صریح نہ ہو تو نہیں۔

س ۵۳ } علماء یورپ نے اپنی جدید تحقیقات سے علم ارداح کو پائیہ ثبوت کو پہنچا یا ہے اور حقیقتاً ارداح سے مطاقت ہوتی ہے۔ اس بات کا مختلف طریقہ سے بین ثبوت دیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ بعض انصار اسی کی رواییں قوت حاضری یہ کہتی ہیں کہ ہم بہت راحت و آرام ہے ہیں۔ اس سلسلہ کے متعلق جناب کی کیا رائے ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۵۴ } علماء یورپ نے جو ارداح کے حالات معلوم کرنے کا علم ایجاد کیا ہے۔ اُن کی ایجاد نہیں حضرات انبیا علیہم السلام کو یہ علم خدا کی طرف سے دہی تھا حدیث شریعت میں آیا ہے دو قبروں کے پاس سے حضور علیہ السلام گئم سے فرزا یا اگو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے اور سخت کام میں طفاب نہیں ہو رہا بلکہ لیکن کام میں ہوتا ہے۔ ایک حدیث میں فرمایا ہے دیکھا ہے اس حورت کو جس نے

جب سادھو ہوئے تو سوامی شردار ہندووا - پہلی حالت میں آپ کے شریک کار لوگوں نے آپ پر چودہ بڑا روپ فین کا الزام لگایا تھا۔ جس کے جواب میں آپ نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے "دکھے دل کی استان" جب آپ سادھو ہوئے اور شدھی و نیروں کے کاموں میں پیش پیش ہوئے تو دہلی کی اہم پارٹی نے آپ کے خلاف کئی ایک ازامي استھان نکالے۔ آخر کار یہاں تک نوبت پہنچی کہ ۲۳ دسمبر کو ۷ بجے شام (حرب بیان اخبارات) ایک شخص عبد الرشید نامی عمر ۲۵ سال پتلے دبئے بدن والا ان کے مکان پر گیا اُن کے نوکر نے اجازت نیکر اُس کو سوامی جی نکل پہنچا یا۔ آریہ اخباروں کا بیان ہے کہ اُس نے سوامی جی سے کہا کہ میں اسلام کی بابت آپ سے کچھ گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ سوامی جی نے کہا میں اس وقت بیمار ہوں ہیں سُن سکتا۔ عبد الرشید نے پانی پیکر گلاس نوکر کو دیا تو کر حب گلاس نیکر ذرہ بٹا تو اُس نے ربراہیت اخبار طاپ مورخہ ۲۶ دسمبر) دو خین چار گولیاں مار دیں۔ دو ان کے نوکر کو ماییں۔ اور حب گرفتار ہوا تو دو گولیاں ابھی اُس کے دیلوالوں میں موجود تھیں۔

پڑتا ہے لاہور مورخہ ۲۶ دسمبر لکھتا ہے کہ سوامی جی پر چار پنج فیرستے۔ حالانکہ بقول طاپ مذکور اُسکا دیلوالو جھگویوں کا تھا۔ اور ان کے بیانات سے گویوں کی تعداد نو تک پہنچتی ہے۔ بہر حال کچھ ہی ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ قاتل پاگل ہے یا مذہبی دیوانہ ہے۔ ہم مسلمانوں کو بھیت مسلمان اسکے کام سے سخت نفرت ہے اور ہم اس کو ملک کی بد قسمی تصور کرتے ہیں۔

۲۳ دسمبر کو دس بجے دن کے امرتسر میں یہ خبر پہنچی۔ اس روز الفاقیہ مولانا ابو ہمیں سیال کوٹی امرتسر میں تشریف رکھتے تھے۔ آپ نے خطبہ جس میں اس واقعہ پر بہت افسوس کا اظہار کیا اور مسلمان سامعین کو صبر و سکون کی تعلیم دی۔ خدا کرے اس پاگل اور دیوانہ کا یہ فعل کسی سازش پر مبنی نہ کھلما جائے۔

۲۴ نجومیز کیا۔ چنانچہ محیلے انتخاب میں بہت سے لوگ اس خیال کے ملتفب ہوئے۔ اس سوراجیہ پارٹی نے اصول بنا یا کہ گورنمنٹ کے کسی کام میں مدد و کریں گے یہاں تک کہ وزارت کا عہدہ بھی قبول یکرکی اسکے مقابل میں ہندوؤں کے بعض میڈروں نے اسی دفعہ ایک پارٹی بنائی جس نے اپنا اصول بنا یا کہ جو عہدہ گورنمنٹ ہم کو دیجی ہم اُسے کر دوسرے عہدہوں کا سطابہ کر دیا۔

ان دنوں پارٹیوں میں اسولی اختلاف تو اتنا ہی ہے کہ سوراجیہ پارٹی کہتی ہے جب کامل سوراجیہ (کامل خود اختیار حکومت) ملکی تدبی ہی لینگے۔ دوسری پارٹی کہتی ہے "یک راجہر دوم را دعوے دار"۔ مگر اس دفعہ ان دنوں پارٹیوں کے انتخابی عمل میں اسقدر اختلاف اور مخالفت بہی پر کہ ہندو مسلمانوں میں بھی اتنی نہ ہوگی۔ اب یہ دنوں پارٹیاں گواہی میں جمع ہوئی ہیں۔ اگر ان کے اختلافاً مت گئے تو کانگریز وبارہ زندہ ہو جائیگی۔ نہ ہے تو غائب گواہی میں دفن کردی جائیگی۔ اور راہوں کی چاندی کھری ہو جائیگی۔

گاندھی جی عرصہ ایک سال تک بالکل خاموش گوٹ نشین رہے۔ اب ان کو اس مخالفت کا مدد مہ ہوا ہے تو میدان میں نکلے ہیں دنوں پارٹیاں گاندھی جی کو کہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ دنوں پارٹیاں گاندھی جی کو کہیں کہ نہ کریں میرے لئے حضرت ناصح تکلیف خود طبیعت دل بیتاب کو سمجھا لیگی

## سوامی شردار کا قتل

سوامی شردار ہندو رہنما جانشیر (پنجاب) کو ہے دا لے کاٹتھے قوم سے تھے۔ مذہب آپ کا آریہ تھا۔ پہلا نام آپ کا لالہ منتی رام تھا عمر ۷۰ سال میں قتل ہوئے۔

میراں کے ساتھ دو دفعہ (لاہور اور دہلی) میں، سماحت ہوا۔ زبان کے صاف تھے دل آزار نہ تھے جبکہ آپ گرہتی رہے آپ کا نام لالہ منتی رام رہا۔

# ملکی مطلع

## کانگریس کا ہفتہ

ہندوستان کی پارٹیت کہتے یا الابی مجلس نام رکھتے بہر عالی میشنل کانگریس کا مجلس اس ہفتہ ہو رہا ہے اور جوپ زور شور سے ہو رہا ہے۔

ہم کانگریس کو ابتداء سے جانتے ہیں سب سے پہلے اس کے صدر بدر الدین طیب جی ہوتے تھے اور سب سے اول مخالف سریمہ احمد عان اتنے تھے۔ سریمہ کی رائے تھی کہ مسلمانوں کو کانگریس میں شریک نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ کانگریس کی انگلیں مسلمانوں کو مضر پہنچنگی۔ عرصہ تک مسلمان اس پالیسی پر رہے بھرا ہستہ آہستہ شریک ہوئے۔ بھر تو کانگریس کمال جو بن پڑھنچا ہے۔ آج کانگریس نہایت ضعف کو پہنچکر موت کے کنارے تک پہنچ چکی ہے۔ اگر گوہاتی (ملک آسام) میں اس کے مرض ضعف کا کافی علاج نہ ہوا تو اسکی موت ہی سمجھنی چاہئے۔

اس عرصہ میں اس نے اپنے اغراعن و مقاصد کہاں سے کہاں تک تبدیل کئے۔ ایک زمانہ تھا کہ باہو سریندر و ناحبہ بہر جی بنگالی کا اس میں طوطی بولتا تھا۔ وہی سب کے لیڈر تھے۔ ستر تک ان کے مقابل تھے۔ گاندھی جی کا جب دور آیا تو انہوں نے کانگریس کی کایا ہی پلٹ دی۔ امرتسر کے جلد میں توہین طبیل سماحت کے بعد اسلامی سکیم متکمل کیا گئی۔ مگر ملکت کے جلد میں گاندھی جی کے زیر اثر کوںلوں کو باسکات کیا گیا۔ بھرنو یہ ہوا کہ پولینگ اسٹیشنوں میں افسریتی تھے مگر دوست دینے والا کوئی نہیں آتا تھا۔ اس سے بعد کانگریس میں اختلاف ہوا مشریقی۔ اور داس بنگالی مشہور پیدر نے آواز اٹھائی کہ کوںلوں میں جانا چاہئے اور دہلی جا کر مخالفت کرنی چاہئے۔ اس خیال کے نوگوں کی جماعت کا انہوں نے سوراجیہ پارٹی

ہندوستان کیلئے ایک ایسے قومی تعلیمی مرکز کی ضرورت دقت کی اصولی اور بنیادی صورت میں سے ہے۔ اور اگر ملک کی بے الثقافتی سے یہ مرکز تکمیل تک پہنچ سکا تو ایک بنا یافت قومی تعلیمی حرکت سے ملک کا مستقبل محروم ہو جائیگا۔ اگرچہ جامد کی سطاوی تکمیل کیلئے ایک بڑے سرمایہ کی ضرورت ہے لیکن اگر بالفعل پہنچ ہزار روپیہ ماہوار آمدی کا انتظام ہو جائے تو اس کی بنیاد اس حد تک مضبوط ہو جائیگی کہ بہتر تعلیمی نتائج فوراً حاصل کی جو جائیگی یہ پہنچ ہزار روپیہ ماہوار بنا یافت آسانی سے فراہم ہو سکتا ہے اگر ملک کے لاکھوں مستطیع اشخاص میں سے سواہل خیر ایسے نکل آئیں جو پچاس روپیہ ماہوار اس عظیم الشان کام کیلئے وقف کر سکیں۔ ہم ایسے کرتے ہیں کہ ہندوستان کے کرداروں مسلمانوں میں ایسے سواہل خیر واستطاعت حضرات کا نکل آنا پچھہ دشوار نہ ہو گا بشرطیکہ اس کا عظیم کی اہمیت اور اس کے نتائج محسوس کرس۔

ہم نام ایسے حضرات سے اپیل کرتے ہیں کہ جامد  
تمیہ کے لئے کم از کم اتنا فزور کریں۔ ہم نے یہ اپیل  
کرتے ہوئے اپنی ذمہ داری پوری طرح محسوس کر لی  
ہے۔ ہم ملک کو یقین دلانے نے کہ اگر جامدہ میہ کی  
موجودہ حالت اور اُس کے مستقبل کی طرف سے  
ہمیں پورا اطمینان نہ ہوتا تو ہم اس نئی اپیل کی ذمہ داری  
سرگز قبول نہ کرتے۔

ہم یہ بھی ظاہر کر دینا چاہتے ہیں کہ اس  
انٹی ٹیوشن کو ملک کی کسی پولیٹیکل سختیک سے  
کسی قسم کا تعلق نہیں ہے۔ اور یہ کامل مخنوں میں  
ایک خالص تعلیمی درسگاہ ہے۔

# خطبات دین محمدی

مختلف طرز کے ہیں اور ہر ایک خطبہ کے بعد ایک ایک علیحدہ علیحدہ و عنط درج ہے جسیں سائل دینیہ کو عام فہم اور دوسرے سمجھنا نیکی کوشش کی ہے بالمقابل بگر خطبات کے آئینے جدت اور خوبی ہے۔ قیمت لگا، محلہ چ

دکس قدر منافع ہوتا ہے۔  
اس چیزی پر کافی بحث بامارٹ کے بعد یہ  
یہ صل ہوا کہ پہلے پہل تحقیقات کو صرف دوسری  
شق تک محدود رکھا جائے۔ اس کے بعد یہ  
سوال ایک سب کمیٹی کے سپرد کیا گیا جس  
کے ممبران مسٹر سڑک لینڈ۔ مسٹر لوکس اور مسٹر  
ملن رپورٹ کریں گے کہ تحقیقات کس جگہ کی جائے  
جاس کی قیمت کا اندازہ لئے سال کے متعلق  
لگا با جائے۔ تحقیقات کے لئے کوئی فضیلیں  
چنی جائیں۔ اور تحقیقات کا کام کون اصحاب کریں۔  
درکس طرح کریں۔

بورڈ نے چیئر میں کے اس فیصلہ کی تائید  
لی کہ مسٹر کدار ناتھ کو انعامی مضمون کے لئے  
گروہ اہمیت ان سمجھنے ثابت ہوا۔ سارے سات سو  
دیپسیہ کا انعام دیا جائیگا۔ آئندہ بڑی سیکریٹری نے  
مبادر کو مطلع کیا کہ محمد خزانہ نے آئندہ سال  
فناضالی بورڈ کے لئے سترہزار روپیہ منتظر کیا ہے۔

اپیل

ڈاکٹر سر محمد اقبال - نواب سر زد الفقار علی خان، صاحبزادہ  
نواب احمد خان - مولانا ابوالکلام آناد - احبل امیر جامد - مختار احمد  
فخاری مسند جامد لی صاحبان کی طرف سے شائع ہوئی ہے:-  
حَامِدٌ مُلْمِسٌ اَنْتَشِلٌ سَلِيمٌ لِيْسُورِسْخُونٌ اَكْرَبَنَادَ اَگْرَبَنَاد

تحریک خلافت کے مسلسل میں پڑی تیکن دہ اول دن سے ایک مستقل تعلیمی نصب العین رکھتی تھی۔ اور اسی ناتیجہ تھا کہ ۱۹۲۷ء میں اس کے تمام ارکان نے یہ یصدھ کر دیا کہ آئندہ اسے خلافت کیلئے سے الگ کر کے ایک مستقل اور غالباً تعلیمی مرکز کی شکل دیدے جائے اور اس کیلئے حضور مالک اعانت کا فرض درست ہے اُنکا

بطور خود انتظام کیا جائے۔ اور چونکہ علی گھص کے  
نیام میں اس کا اندازہ کیا جا سکتا تھا کہ سلم یونیورسٹی  
علی گھص سے اُسکی رقبا نہ پڑک باقی ہے اس لئے  
لذت سال اس کا محل فیام بھی علی گھص سے دبلي میں  
بدل دیا گیا جو ہر حیثیت سے ایک مرکزی انسٹی ٹیوشن  
کیلئے سورج و مقام ہے۔ ہمارا بیان سے کہ صرف

پنجاب میں اقتصادی تحقیقات کا پورڈ  
گذشتہ اجلاس کی کارروائی  
(از محکمہ اطلاعات پنجاب )  
اقتصادی تحقیقات کے بورڈ کے گذشتہ  
اجلاس میں بعض ضروری امور پیش ہوئے۔  
”ماشنا کاران پنجاب کے املاک“ پر مشر انج گلپورٹ  
آلی - سی - ایس کی روپورٹ ختم ہو چکی ہے۔ اب  
مسٹر ڈارلنگ - سٹر کلینڈ اور سٹر ابرٹس اس  
روپورٹ کا مطالعہ کر کے ماہ دسمبر ہی میں اس کے  
متعلق اپنی سفارشات پیش کرنے گے۔ پنجاب میں شانی  
پر کاشت“ کے متعلق سٹر انج آر سٹورٹ آئی۔ آئے  
ایس کی روپورٹ بھی ممبروں میں جرح و تنقید کیلئے  
نقیم کر دی گئی ہے۔ امرت سر کی تحقیقات کے  
پہلے دو باب مطبع سے وصول ہو گئے ہیں۔ حصہ  
سالکوت اور گوجرانوالہ میں اقتصادی تحقیقات  
کا کام ہوا ہے۔ امید ہے کہ لاہور کی تحقیقات  
چھ ماہ کے بعد ختم ہو جائیں گی۔ انبالہ اور جالندھر  
کے اقتصادی حالات کے بارہ میں بھی تحقیقات  
کرائی جائیں گی۔ فی الحال ضلع مظفر گढھ کی تحقیقات  
اس بنا پر متوڑی کر دی گئی ہے کہ مسٹر اینڈرسن کو  
جو اس کے ہبہم ممبر بخوبیز ہوئے تھے اس کام  
کیلئے فرصت نہیں ملی۔

اجلاس مذکور میں آنر یونیورسٹی سیکرٹری نے مژہ  
سرکلینینڈ کی ایک مراسلت پڑھی جس میں یہ تحریک  
کی گئی تھی کہ مندرجہ ذیل امور کے متعلق تحقیقات  
گی جائے

(۱) پنجاب کی چند بڑی بڑی فصلوں مثلاً  
گندم۔ کپاس اور الودُن وغیرہ کی بار برداری۔  
انہیں ذخیرہ میں رکھنے۔ اور پھر منڈی میں لانے  
کے اخراجات کی میزان کیا ہے۔

(۲۵) اگر زیندار مذکورہ بالا فصلوں کو فرامیں  
کرنے کے عین بعد فروخت تو انہیں کیا نفع ہوتا  
ہے۔ اور اگر تین یا چھ یا نوماہ بعد فروخت کریں

## مُتھرقات

**بہی خواہان** عرصہ سے سکون ہیں ہیں ترقی اخبار کی اشاعت سے بے پرداہ - معلوم نہیں کیوں - امید ہے جب مہول اپنے خادم کی اشاعت کر کے اسکی ترقی کا خیال رکھئے گے۔ غور کیجئے کہ تو عین دست کے خلاف کتنی کوشش ہو رہی ہے - اس ساری کوشش کا مقابلہ کرنے والا "ابن حیث" اس قابل ہے کہ اسکی اشاعت چاہئے والے خاموش رہیں؟ اس فتح پر اصحاب کرم کی توجہ بہت کم ہو رہی ہے - آج (۲۵ دسمبر) تک ۲۳ سال درج رہیں ہیں جن کی طرف سے تقاضا پر تقاضا آرہا ہے - صدقہ جاریہ ہے جب تک کسی سائل کے پاس اخبار ہیگا دہ اور اسکی نسل اُسن سے فائدہ حاصل کر گی چندہ دینہ گان کو ثواب ملتا رہے گا۔

**سائیں** [بھی مطلع رہیں کہ اُن کا چندہ عاجزیت نہیں ہے بلکہ داغہ ہے۔ جو چندہ جمع ہوئے تک جمع رہتا ہے۔ جب چندہ پورا ہو جاتا ہے تو اخبار جاری ہوتا ہے۔ اس سے پہلے جو لوگ تقاضا کرتے ہیں وہ یا تو صبر کریں یا داغہ اپس لے لیں۔

**جلہ الجمیل الحدیث** مرزا پور کی چھوٹی سی جماعت اپنی ہمت سے زیادہ کام کرتی ہے۔ خدا اسکی ہمت میں پرکت دے۔ یکم دوم جنوری کو اس الجمیل کا سالانہ جلسہ (نقہ یضناحت)

**صلح حصار**) اس نام کا پہلے ماہوار رسالہ "مسلمان اخبار" سو ہزار سے شائع ہوتا ہے۔ باہم اڈیشنز اب اسکو ہفتہ دار اخبار بن کر لا ہو رہا ہے شائع کرنا شروع کیا ہے۔ اس میں عالمی علاقات اور خبریں درج ہوتی ہیں۔ قیمت سالانہ ہے، پتہ (مولوی عبد المجید مالک مسلمان لاہور) ۷۰۰ روپیہ۔ ادبی ماہوار رسالہ بر ماں سے آردو "حکف" زبان میں شائع ہونا شروع ہوا ہے قیمت سالانہ للع، پتہ (محمد عبد الغفار غان ببقام مانڈے اپر برما)

"جیمات" میں شہر زمان مولوی فلفر علی خان مالک اخبار زیندار لاہور کی نظیں جو جیل کی زندگی میں آپ نے تکمیل کیں۔ قابل دید - قیمت عمر

## جلہ الجمیل الحدیث کا لفڑ

### مٹو صلح اعظم گلڈھیں

بتواریخ ۱۱-۱۲-۱۳ فروری ہونا قرار پایا ہے۔ پوربی اجابت الحدیث ہو شیار۔ پچاس ہزار سرمایہ کی فکر ہے؟

**دو دہ بنا تات** کے آجکل یورپ سے نباتات کا لمحی بکثرت آ رہا ہے۔ ضرورت تھی کہ ان بنا تات کا علم ہو جن سے گھی بنتا ہے۔ ان رسالہ میں ان بنا تات کا علم کرا پا گیا ہے۔ اس کے علاوہ کثیر جات بھی لکھے ہیں۔ قیمت ۶ روپیتہ (میں بھر دیش اپکارک بک دپول لاہور)

"وید۔ قرآن اور" یہ خاص مضمون ہے جس پر باقیبل کی عائیں قابل صفت نے قلم اٹھایا ہے۔ تینوں کتابوں کی دعاؤں کا مقابلہ دکھایا ہے قابل مطالعہ کتاب ہے قیمت ۶ روپیتہ (ایم۔ کے خان لاہور۔ باخ جہاں شگر)

## ضرورت فکاح

اکٹھ کی پھر سترہ اخبارہ ممال مل دنار مل پاس پامنہ صوم و صلوٰۃ کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ رہا کشمیری الفضل الحدیث کی معقول اور مستقل آسامی پر مقرر ہو۔

اعلان سیال کوٹ - گوجرانوالہ - لاہور کو ترجیح دیجائیں۔ سو اس کشمیری گھر الوز کے اور کوئی حسب خط و کتابت ذکر ہے۔

خط و کتابت معرفت شیخ عبدالرحمٰن صاحب سوداگر دزیر آباد پوئی چاہئے۔

**ضرورت شادی** میرے ایک عزیز مولیٰ صاحب کو جو کہ فی الحال ایک بہت بڑے مدرسے کے مدرس ہیں جن کی عمر ۲۵ سال ہے کسی نیک امور خانہ داری سے واقعہ قبول صورت اور کچھ بیکار لمحی پڑھی پوئی لڑکی شادی کرنا چاہتے ہیں۔ پس ذیل پر خط و کتابت کریں۔

(احقر العباد محمد عین الحق عین عنہ مدرسہ مدرسہ بودہیہ دا کیان نیا ساری صلح مالدہ)

**یاد رفتگان** میر انوجوان بھائی احمد گورا استعلم مدرسہ میاں صاحب دہلی بخاری ۱۸ جمادی الثانی بو قت جمود رحلت کر گیا۔ ناظرین سے استدعا ہے کہ مرحوم کے لئے دعا و مغفرت کریں۔ اللهم اغفر له۔

(محمد بن ابراہیم گورا استعلم مدرسہ میاں الفلاح دہلی)

**سرکاری اطلاع** بعض غیر ذمہ دار لوگوں نے یہ افواہ مشہور کر رکھی ہے کہ گورنمنٹ درختوں پر ایک خاص تکس عائد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اور آئندہ نام و خصت سرکاری ملکیت ہونگے۔ یہ اطلاع ملی ہے کہ افواہ کی بنا پر زیندار اپنے یکری سیر اور دیگر درختوں کو کاٹ رہے ہیں۔

یہ افواہ قطعاً بے بنیاد ہے۔ کچھ عرصہ ہوا حکمہ زراعت نے لیکر اور بیرکر کے درختوں کے متعلق اعداد و شمار طلب کئے تھے جس سے حکمہ مذکور کی غرض یہ تھی کہ زیندار دہلی کو لاکھ کی کاشت سے اپنی آمدنی کو تھوڑا سا برداشتیں ملے دی جائے۔

بماہ راست بھیجے۔ البتہ امور سفرہ کی بابت دہ کرمان شاہ کے دفتر کو تحریر کیا گرے۔ نیز ہندوستان اور دیگر مقامات خارجیہ کو اطلاع دیدی گئی ہے کہ وہ محصولات ڈاک کرمان شاہ بھیجا کریں وہیں پر محصول چنگی بھی کے یا جائیگا۔

**میلہ کتبخہ کے یا تریوں کو جو لوگ ۱۹۲۷ء کے سر کاری اطلاع** کا ارادہ رکھتے ہیں ان کی اطلاع کے لئے یہ امر مشتمل کیا جاتا ہے کہ لچسن جھول کے قریب دریا شہنشاہی پر جہاں سے دریا مذکور بہاریوں سے نکلکر دیرہ ددن کے صنیع میں داخل ہوتا ہے جو سٹیشن پل تھا دہ ۱۹۲۸ء میں بوٹ گیا تھا یہ پل اس راستہ پر تھا جس سے یا تری گھر دال کو جاتے ہیں اور اپریل ۱۹۲۸ء سے پہلے دو بارہ نہیں بن سکتا۔ اب دریا کو عبور کرنے کا ذریعہ دس جھوٹی کشتیاں ہیں یا تریوں کو سہولت بہم پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کچھا ہیگی۔ لیکن اس وجہ سے مشکلات درپیشیں ہو گئی کہ دریا عبور کرنے کے مقام پر یا تریوں کا کثیر انبوہ ہو گا اور یہ مقام ایک تنگ غاریں ایق ہے۔ اندریں حالات یا تریوں کو رکھی کیش میں ایک یاد دن ٹھیزنا پڑیکا۔ کتبخہ کے بعد یا تریوں کو داپی پر دیاس گھاث سے بن گھاث کے رست گھر دال میں کوٹ ددارہ ریلوے اسٹیشن پر لا یا جائیگا۔

**شہنشاہ چاپان کی وفات** کے نام عبادت گاون میں لوگوں نے جمع ہو کر دن بھر شہنشاہ کی محنت کیلئے دعائیں مالگیں۔ شہنشاہ کی حالت تراپ ہو گئی شبعن ضمیع اور برارت غریزی کم ہو گئی۔ داہنے پھیپھرے میں نو نیا کا زیادہ اثر ہوا ملک بھر میں مخالف رفع سرو دبند ہو گئیں۔ لیعنی یاوس دفاواریا نے بنی شہنشاہ کی ایک اتنا بھی شامل ہے ہری کاری کا اقدام کیا۔ (ہری کاری چاپانیوں میں ایک قسم کی خود کشی ہے جیسی راجہوں میں جو ہر کی ہوتی ہے)

بعد کی خبر سے معلوم ہوا کہ شہنشاہ کا انتقال ہو گیا۔

اور تین گھنٹہ تک سخت بارش ہوتی رہی۔ اطراف مکہ - فندہ - لیٹ اور دیگر مقامات سے اطلاعات موصول ہوئی میں کہ دہان عام طور پر بارش ہوئی جس سے جل سفل بھر گئے۔

جده سے ٹیلیفون کے ذریعہ سے (مکہ میں) اطلاع موصول ہوئی ہے کہ دہان پہنچے لبرز ہو سکتے ہیں اور موجیں مار رہے ہیں۔

مکہ معظمه میں تجارتی انجمن کا قیام مکہ مصلحت کو مد نظر رکھتے ہوئے علاقہ الملک نے حکم صادر کیا ہے کہ ایک تجارتی انجمن "مجلس التجارت" کے نام سے قائم کی جائے تاکہ دہ تجارتی مسائل کے سعلق تجارت کے اختلافات کی صورت میں تصفیہ کرے۔ اس مجلس کے رئیس سلیمان قابل اور ارکان عبد اللہ محمد الغفل حسین العوینی۔ احمد باغثن۔ محمد صالح جحوم۔ ابو بکر قطب۔

محمد سین المہدی۔ عبد القادر۔ محمد نور دی عطاء الغنی۔ اس مجلس کا نظام دائین مرتب کرنے کے لئے ایک خاص کمیٹی مرتب کی گئی ہے۔ آئین مرتب ہونے کے بعد مجلس مذکور اپنا کام شروع کر دیگی۔

مکہ معظمه میں مدارس شبینہ مکہ مدیریت معارف میں مدارس شبینہ مکہ عالمہ اس امر پر غور دھون کر رہی ہے کہ بد مظہمیں شبینہ مدارس قائم کئے جائیں۔ جن میں جاہل آدمیوں کو لکھنا پڑھانا زبان عربی، علم ریاضی داجماعی۔ اور بعض یورپی زبانوں کی تعلیم دی جائے۔

ایک بہت بڑا نیا جہاز مان میلکوں میں جہاں اس کا دو اندار دن کو جاہل ایک سو سافر سفر کر سکنے ہے۔ اس کا دوزن ۲۲ ہزار تن اور رفتار میں ناٹ فی ساعت ہے۔ اس میں دو ہزار ایک سو سافر سفر کر سکنے ہے۔ یہ جہاز جنوبی امریکہ کے سفر کیلئے طیار کیا گیا ہے۔

ایران اور ہندوستان میں دو ایک جہاں جات میں اک کا جدید اسٹیلام میں ہدان کے نام حکم صادر ہوا ہے کہ آئینہ سے دفتر ڈاکخانہ ہدان مالک خارجیہ مثلاً بین النہرین اور ہندوستان وغیرہ کو ڈاک

## استحاب الاخبار

مجلس اعانت مظلومین طائف کے نائب جلالۃ الملک نے مجلس شوریہ کے اس فیصلہ کو تفاق کیا ہے کہ اسناد دشیخ کامل القضاۃ مدیر معارف العام مجلس اعانت مظلومین طائف کے صدر مقرر کئے جائیں۔

**مکتب اسلامیہ سعودیہ** اسلامیہ سعودیہ کی عمارت پاٹی تکمیل کو ہنچ گئی ہے اور جلد اس کے دروازے شالقین علم کیلئے کھول دئے جائیں گے۔ بلد یہ کہ کام اعلان ذیل امور کی مخالفت کردی ہے۔

۱، کوئی شخص سڑکوں پر پاگانہ پیشاب نہ پھینکے۔ اور ان پر جانور دل کا فضلہ بھی نہ پھینکا جائے۔ ایسا کرنے کی صورت میں بلد یہ غلط کو اٹھوادی اور مجرم سے مزدوروی وصول کیجائیگی۔

۲، دو کانڈار دل کو جاہل ہے کہ وہ موجودہ زخماوں کو بدکر بلد یہ کے زخماوں پر کاربنڈ ہوں۔

۳، بتی دا لے چراغ استعمال نہ کئے جائیں۔ بلکہ ان کی جگہ دوسری بے ضرر روشنی سے کام یا جائے۔

۴، شوارع میں کوئی پھیری والا زور زد رے نہ چلاشے۔

۵، قصابوں اور ناں پزدہ غیرہم کو جاہل ہے کہ اپنی دکانوں کو اندہ باہر سے صاف تھرا کھیں۔

۶، کوئی شخص سڑک پر مشی نکالنے کے لئے بلا جہاڑ گڑھانہ نکالے اور اپنے مکان کے سامنے سخت نہ بچاۓ۔

**حجاز میں نزول باران رحمت** آجکل اطراف حجاز میں نزول باران رحمت حجاز میں سخت بارش ہو رہی ہے۔ کل جہاڑ نہیں کو دن کے ابتدائی حصہ میں نزول کی ہوئی اور پانی برا

## روشن احمد قانی

یہ روشن بالوں کو ساہ دراز کرنے کے ملا دا، اکثر امراء من شفا  
درہ برقیم درم چورت بیٹھ دکتے زخم لتوہ فارج رونگ تجھیہ فتنہ پ  
دارزہ کھانشی ڈبے اطفال جیو گاؤ دخیرو میں اکیرنا بت ہوا ہے جنکی  
ستند شہادت میں ناظرین کے ملاحظے سے گذرتی رہتی ہیں قیمت  
فی سبر صدر  
تاڑہ ترین شہادت } از جاب فاصی مودوی عبد الدود  
صاحب کمار کھانی -

”آپ کا روشن احمد قانی تقریباً بیس سال سے برابر  
منگو اتا ہوں۔ میں تو اس جادو اثر کا شیدائی ہی ہوں۔  
اب اس اطراف کے لوگ بھی اس کے خناداد اثر کو  
دیکھ کر فریغتہ ہو رہے ہیں۔ براہ کرم دنس سیر روشن  
احمد قانی بزرخ تاجرانہ روانہ کر رہیں۔“

(ملنے کا پتہ)

نیجر رعن احمد قانی پوسٹ تیلینی پارہ  
صلح ہو گلی

شکایت تھی۔ میں نے سلاجیت اور اسٹر محکم قلعہ کی حکیم عاذق مولوی  
علم الدین ماحب سے منگلواڑی اُسکے استغفار سے اُنکو بہت  
فائدہ پہا - میری رائے ہے کہ تم رسالہ سماں تندستی مکاروں کیوں  
اور اپنی شکایات لکھ سمجھوئی ہائی دوائیں سمجھدیگی ادا کا دال اللہ  
کل شکایتیں رفع ہو جائیں گی۔ لہذا ملتیں خدمت پول کر  
براء فواز شش ایک عدد رسالہ سماں تندستی ذیل کے پڑے کو  
معافہ فرمائیں اسکو فرمائیں۔ بعد مطالعہ رسالہ کا دلخواہ دوائیں  
مطلوب ہوں گی۔ (خادم حافظ محمد کریم علیش حملی یعنی  
بیگ ۱۶۵ پرست چہرہ یا صلح مان بحوم۔ ۱۸ ۲۳۴)  
لوفٹ { پانچ روپیہ کی ادویات کی مجموعی خریدار کو ایک  
روپیہ کی رعایت دیجا گی دو، ادویات کا معمول وغیرہ  
بندہ خریدار ہو گا ر۳ طبابت پڑھے اصحاب سے خاہی نہ ائم  
( سلاجیت اس پتے سے منگایں )

# حکیم عادق علم الّذین سندیافتہ

## سلاجیت خاص

ولن دماغ اور جدہ کو طاقتِ خبیثی پر خون مالح پیدا کرنی کھانی نزلہ  
ز کام رینر ش مصنعت دماغ نکر فردی سینہ بلغم پر اسیر خونی دبادی روکر  
کوارڈ خدیجہ ہے بدن کو فرپ اور ٹیلیوں کو مضبوط کرنی پڑھنیف العمر  
درکمزد راشخاص کو ٹری طاقت دیتی ہے توئے یا اکھڑے ہوئے  
اعضا اور جوڑ اور جزوؤں کے درد کو بہت نافع ہے اداہ تو لید کو  
پیدا اندھا لگانے کا رہا کرتی ہے قوت باہ کو بڑھاتی اسک پیدا کرنی اور  
سرست و احتلام درجیان کو وجد کرتی ہے جائے کے بعد اسکی ایک  
خوراک کھائیں سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ مثاں کی پھری کو  
یرہ رینہ کر کے بہادیتی چور ہمداد ہر سوسمیں استغفار ہوتی ہو قیمت  
نیچھائیں چالنے کے پاؤ حصہ پاؤ پختہ لعنة، نصف سیر ۱۰۰، سیر  
نیچھائیں مع محصول داک غیر و غیر مالک کے خریداران سے محصول  
علاوہ۔ ایک چھٹائیں تو کم نہیں ارسال کی جاتی۔

روحِ سلطنت کے فوائد اس سے بھی بڑھ جائے گا۔

زبردست شہزادت کے جانب حکیم ماحب سلاجیت اور عطا پاڑ  
بیچن خط نہ ادا گانہ فراز مصنون فرمائیے آپکی سلاجیت تامہندستان  
کے دو اخواں کی خالص ہے کیونکہ ہندستانی دادا گانہ دلیک سلاجیت  
اس درجگی نہیں ہے یہ پھری اور درد چوٹ میں اکبر کا حکم رکھتی ہے  
اور مادہ تو یہ کو چار چاکرنے میں لاثانی دعا ہے ॥ (۱۷۲)

(محمد اشرف مونج سندھ تحریکیل چنیاں ضلع لاہور)  
تازہ شہزادت کے عالیجناب حکیم صاحب سلاجیت لا اور برادر  
آج دن تک کھایا یہ رسم پرستی میں گوئے گوئے تھے اور ناف کی شکناخت  
پر روزہ ہتھی تھی۔ اب ناف کی شکایت نہیں اور پرستی کے گوئے  
بھی آرام ہیں۔ آپ کی سلاجیت بہت فائدہ کرنے والی ہے  
اب ایک چھٹا نک اور دعا انگریز بندہ کو بینت فائدہ کیا ہے  
بہت دوالی پر دیس پریزیرنس کیا مگر آرام نہیں پایا۔ جناب کی دوالی  
سے بہت آرام ہوا۔ خداوند کریم آپ کو خوش آباد رکے اور جو داعش  
ہمیشہ جاری رکھے۔ (رشان خان موڑ دی رائی ورثیں لین  
ملحق سسلیور۔ ۲۴ ۱۹۷۳)

تازہ ترین شہادت مخدوم بنده السلام علیکم محمد کوزدان  
سے شکایت ..... لاحق ہے اداں شکایت کوئی نہ کرم  
مولوی حکیم محمد علی ابواللکارم مناہب مٹونا قصص بخشنون ضلع الهمد لدھن  
وہ من کرتا ہے نسبتاً کچھ بخشنون

## حَبْرُ مُصطفَى

14  
四

کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے

حدائق مصدقہ فداہ الی دایی کا قول ہے کہ الصدق بینی والکذب یکھالٹ سچائی باعث ہے بود و فلاج اور تجویز باعث برپا دی و ہلکت خاص فائدہ اٹھانی ہوا نئے احباب کے تقاضے سے میں خلق خدا کو اپنے ایک دو اک تجربہ شدہ فوائد سے مطلع کرنا ہوں کہ عام مخلوق آپی میرے اس تجربے سے فائدہ اٹھا کر کامل انسان بجناء کیونکہ یہ جب مصطفیٰ ان امراء من خبریت سے بخات دلاتی ہیں جو ان کو حفظ بظاہر حاصل انسانی میں باقی رکھنے کے سوا اندھے قوت جوہر یہ اصلیہ کو فتاویٰ دیتے ہیں۔ مثلاً (۱) جریان و احلام کے دہ سالہ ملکیوں پر میں نے اسے تیرہ بہت اثر کرتے ہوئے پایا۔ (۲) ایسی قوت نزولِ جن کو کسی دوستے فائدہ نہ ہوتا ہو وہ اس کو استعمال کر کے میری سچائی کی داد دیں (۳) اور جو لوگ مرغعت نزول و کثرت جریان و احلام یا کسی قسم کے جواہر منوری کی خرابی کی وجہ سے اولاد سے مالیوس ہوں وہ بعد استعمالِ جب مصطفیٰ بالاولاد ہو جائیں۔ (۴) اور دہ ملکی زندگی میں بین النفس (دوم) اور نزل سے دو بھر ہو گئی ہو وہ غافیت اٹھا کر اس نعمت خدا داد کا شکریہ ادا کریں (۵) خصوصاً ایک سخت مرمن جو بظاہر لا علاج ہے یعنی ذیابیطس اسیں اسکا شفا بخش فائدہ خدا یاد دلاتا ہے۔ ان سب فائدوں کے ساتھ اسیں بڑی خوبی یہ ہے کہ افیون کی بڑی عادت اس سے چھوٹ جاتی ہے۔ قیمتِ بادجود ان بیش بہا خوبیوں کے چالیس عدد کی پانچ رو پئیں (م،) محصول ڈاک بندہ خزیدار۔

**نوت:** رجہ مصطفائی ہر موسم میں استعمال ہوئی ہے۔ پرچھ ترکیب استعمال شامل دو اکے بھیجا جائیگا۔

روپئے (₹) محصول ڈاک بندہ مہ خزینہ ار -

**اخبار امام کی حیرت انگیز ترقی**  
 صرف دس ماہ میں ماہوار سے ہفتہ وار ہو گیا۔ ادبی علمی نسل معاہدین سے بزرگی، پہلے طائف اور مہم حقوق مخالفین سے کے رویں «حوالہ دھارہ بیان» کتاب و سنت کی حاشیت سے بھرا ہوا دینی پر پڑھنے امام و محدثین سے پہنچدار شائع ہو گا۔ چندہ سالاں بعد، ۲۰۰۰ خریداروں سے رخصیت پنڈہ گئی درخواست خریداری بھیجئیں جس میں جلدی کیجئے درخواست پر مدعی فیکا دی۔ پی۔ طلب کرنے والوں سے یہ (محمد محسن پرہبڑا میش اخبار امام ذفرت کس المطابع فیض آزاد)

مقویٰ مجلیٰ دافع حرارت و تجنیب

## سرمه لوز العین

مصدقہ و مجرمہ مولانا ابوالوفاء شاہ احمد صاحب دہلوی محمد علی صاحب واعظ پنجاب قیمت فی تولد شاہ ھلکیم محمد داؤد شجر دوانہ نور العین ریاست مالیر کوٹلہ

عالم تمام مطلع انوار ہو گیا

## «صحیح سعادت»

کاظمی فریب ہے۔ یہ ایک سہ ماہی علمی اسلامی رسالہ ہے جس میں شاہیں اسلام اور بزرگان دین کے سبق آموز سوانح حیات۔ اسلامی مالک کے دینی، اخلاقی، معاشری حالات۔ عربی، فارسی، انگریزی اردو کی نادر اور اعلیٰ مطبوعات کے متعلق بہترین معلومات کے علاوہ نہایت دلکش ترین تقطیعیں۔ دلپڑ بر طائف اور دلایل اخلاقی افاضے بھی درج کئے جائیں گے۔ دعویٰ ہے کہ اس انداز کا دنیا سے اردو میں آج سے پہلے نہیں تھا۔ چندہ سالاں صرف دو روپے رہا، ۱۰۰ فی پرچہ۔

(نام خط و کتابت تذمیل کے پڑھیں)

منیجہر صحیح سعادت الہلال بکا بھنی  
شیر الوالد دہلوی اسلامی حلقة

## صرف ماہ و ستمبر ۱۹۲۶ء میں سفری حامل سفر

۱۹ میں کی قیمت

بجائزے پاچ روپے کی تین روپے کی گئی

یہ وہ مبارک حامل مترجم ہے جو تمام دنیا میں بے نظر ہے

صفائی طبع اور صحیح ہونے اور معاہدین کی عمدگی میں تمام دنیا کی حاملوں سے سبقت لے گئی۔ اور آج تک جمع دفعہ ہزار اعداد میں چھپ کر مقبول ہر غاصہ عالم ہو چکی ہے۔ اس کے تمام اوصاف کا بیان کرنا اس مختصر اشتہار میں ناممکن امر ہے اور اسکے نایاب عمدہ معاہدین معتبر تفاسیر اہل سنت والجماعت سے لئے گئے ہیں۔ مگر یہ لوگوں کیوں کہو کہ تمام تفاسیر اہل سنت والجماعت کا لب بباب اس میں درج کیا ہے۔ اور صفائی طبع اور روشن قلم اور عام فہم معاہدین پر کی وجہ سے ہر مرد دعورت خاص دعاء اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

اور قیمت بھی رفاه عام کیلئے  
صرف ماہ و ستمبر ۱۹۲۶ء میں  
لے جلد کی تین روپے

کی گئی۔ اور جلد کے کئی درج ہیں۔ مثہر، میر، ناصر، صرفوری نوٹ خاص اس میعاد میں اس سے زیادہ اور رعایت یا کیش نہیں مل سکتا۔

المشتق

عبد الغفور الغزاوی

مالک مطبع انوار الاسلام امرت پنجاب

## موسمیانی

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء شاہ احمد صاحب دہلوی اسلامی حلقة  
علماء احمدیت دہلوی افریداران احمدیت۔ علاوه ازیں روزانہ نازہ بنازہ  
شہادات آئیں جنکی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے)

خون پسیداً کرنی اور قوت باہ کو بڑھانے ابتدائی سلود دوچ دے  
کھانی بیڑش منع نہ دلخواہ کندری مینہ کو از حد مفید ہے بدن کو فرد  
اوہ ٹہیں کو مفبوط کرتا ہے جریان بکسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درجہ  
آن کیلئے اکیرہ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے مرد مورث  
نچے پورسے اور جوان کو کس مفید ہے ضعیف المزک عصاء پیری کا  
کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ایک چھانک سے  
کم روانہ نہیں کیجا تی ہے قیمت ایک چھانک ۷۰ روپے پاؤ ہے  
پاؤ بھر سے مالک غیر سے محسول علاوہ۔ ناظرین احمدیت  
تقریباً میں سال سے اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

ماہ نومبر ۱۹۲۶ء کی شہزادوں میں سے ہی چند  
جانب مولوی احمد صاحب مسونا تھے بسخجن سے لکھتے ہیں  
جانب منیجہر صاحب نیلیم۔ اس قصہ میں آپ کی موسمیانی اکثر استعمال  
ہوئی ہے مفید ضرور ہے۔ فی الحال قریب صبا پاؤ بندی یعنی دی۔ پی۔ بھیجیں  
۱۲۔ نومبر ۱۹۲۶ء

جانب مولوی ابوضیاء صاحب کا سکنج سے لکھتے ہیں۔  
آپ کے یہاں سے ایک چھانک موسمیانی منگانی تھی جس سے کھانی

زندہ اور درد عضو دغیرہ شکایتیں رفع ہو گئیں۔ اب ایک چھانک  
ادر بھیجیں۔ ۹۔ نومبر ۱۹۲۶ء (بچھرہ دسرے خط میں لکھویں)

ہفتہ عشرہ گذرا ہو گا ایک چھانک موسمیانی میں سے ابھی ایک  
ٹنے والے کے داسٹے منگانی تھی جنکے فضل سے اسکے کھانی ہے  
اسکی شکایت رفع ہو گئی ہے۔ اب بچوں کے استعمال کیلئے اب  
چھانک اور بھیجیجیجیے۔ (۲۴۔ نومبر ۱۹۲۶ء)

جانب مولوی منظور احمد صاحب کو ٹلوہ سے سحر فرماتے ہیں۔  
آپ کے یہاں سے ایک چھانک موسمیانی منگانی اکثر استعمال کی نہیں  
ہوئی اور مفید دوابے۔ جہریانی فرما کر ایک چھانک اور دی پلی

ارسال فرما کر مٹکوں فرمائیں۔ (۱۸۔ نومبر ۱۹۲۶ء)  
(موسمیانی لئنے کا پتہ)

منیجہر میڈیس ایجنٹی امرتسر

تاریخ و پیرانہ مطبوعے  
لواں

یسرے کے۔ بی۔ آدم جی میں جی اینڈ سیز  
اولپنڈی داے (حال دار) اپور (کوہہ اب  
کائی ہے کہ وہ ہر قسم کے ناکارہ لکڑی کے شہبیہ  
وہ لکڑی کے نکڑوں کے انبار کو جو کہ پرانہ  
سے ڈپر ریسمی Permanent ہے اپنے  
در تار تھے دبیشن ریلوے ڈوبیشن پرمل سکنے  
کے، عام نیلام کے وزیر فرد جنت کریں۔  
ایک مکمل پر درگرام جس میں استیشنز  
کے نام۔ ہر ایک پیپر کی مقدار۔ اور تار کی جب  
ہر ایک استیشن پر نیلام ہوگا۔ احمد پرکری  
کی شرائط درج ہیں، درخواست کرنے پر کشیدار  
ن سعورز نا ر تھے دبیشن ریلوے مٹلپورہ  
کے مل سکتا ہے۔

دسمبر ۲۱ء دبیشن سی۔ سی۔ لینگر  
کشیدار آف سعورز

## ادبیات دبیشن

تمہارے طہر کا حسینہ

بیماری کیمیف تسویش اور خرح سے بچائی ہے

ہمیشہ پاپس رکھو!

مفصل حالات جاننے کے پلے عرسالہ امرت مفت منگوں!

بچوں:- امرت و صارا ۹۱ لاہو



آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی تو بہت طریق سے لوگ کہ پکے ہیں اور بہت  
پکہ لوگوں کو سلام ہیں مگر خواتین صحابیات کی طرف آج تک کسی کو توجہ نہیں ہوئی تھی۔ اس  
کتاب میں یہ کہی پوری کی گئی ہے۔ الکھائی چپائی نفیس کا نہ نہایت اعلیٰ قیمت میں

حیات حالم معد مدرس حالم

ہندستان کے مشہور و مسرووف قومی شاعر مولانا الطاف حسین صاحب حوالی کی قومی اور مذہبی نغمتوں کا بینظیر مجموعہ۔ مع حالات زندگی۔ قیمت بارہ آنے رواج مولانا روم۔ یعنی آپ کی پاکیزہ اور صوفیانہ زندگی کا تذکرہ، قیمت عصر (میہجرا اخبار الحدیث سے طلب کیا گی)

## خواص پٹکڑی

خدا کا شکر ہے کہ جس نے ایک معمولی سی چیز میں جو کہ ہر جگہ دستیاب ہو سکتی ہے اور نہایت  
سختی ہے، یہ شمار قائد سے رکھے ہیں۔ مجرمین کا بعد از سخر بکلمہ کھدا اسلام ہے کہ  
”پٹکڑی امرت و صارے سے بھی اہترے ہے“

بنابریں فاکسار نے ایک کتاب بنام ”خواص پٹکڑی“ لکھی ہے جس میں نام بدن کا علاج  
صرف پٹکڑی سے کرتا لکھا ہے۔ سخت نہایت فوری اثر اور مجرب المغرب ہیں۔ نیزہ  
کشتی جات مثلاً کشتی پر برگ سفید، جس کے لئے خلقت ہیران پھری ہے۔ فلسفی۔  
جست۔ سکر۔ شنگر۔ سم الفار۔ سہڑاں بھی پٹکڑی بی سے بنائے لکھے ہیں۔

نیزہ سات عیرت الگیز شعبد سے جس کو دیکھ کر بڑے عاقل بھی محیرت جو سب اُس  
پٹکڑی سے کرنے پڑا ہے۔ تشویشیں مرعن اس خوبی سے لکھی ہے کہ بے علم آدمی ہمیں  
کوہ ہیجان سکتا ہے۔ ہر ہیز غذا بھی سبرا ایک مرعن کا علیحدہ تحریر ہے۔ دعویٰ یہ ہے کہ یہ کتاب  
ہر ایک شخص کو فائدہ پہنچانیوالی ہے۔ قیمت مجلد کتاب کی اس ماہ میں ایک روپیہ۔ جلد مٹاوا ہے۔

حکیم مولوی محمد عبداللہ محدث خواص پٹکڑی قصیر و درمی تحریک مطبوعہ سرفلع حما

# اسلامی تاریخ کے میتی حکیم

**الفاروق** | خلیفہ دوم حضرت عمرؓ کی جگلی سیاسی انتقامی تدبیر، فتوحات اسلامی ۲ سالا - مدد و مساوات، ایشارہ دادیوں، غیر قومیوں سے حسن سلوک دیکھنا سطوب ہوتا اس کتاب کو مذکور، حظ قرآنیں قیمت ۷۰

**الامامون** | خلیفہ نامون الرشید کے عبید کے کارناموں کی تفصیل، درج ہے جن کی وجہ سے نامون الرشید لا عبید حسروں کا شامن عالم ۱۳  
عبید سے علمی حدیث میں متاز تسلیم کیا گیا ہے۔ قیمت ۶۰

**الہارون** | خلیفہ ہارون الرشید کی سلطنت کا مرقع اور علمی پڑھتے خاندان برک ۲ صدر درج دزوال، ابو انواس ددباری شاعر کے کمالات، قایلہ دید و اتحاد۔ قیمت ۵۰

**الغزراںی** | دین اسلام کے بہت سے مقام کی تشریح امام ابو محمد احمد غزالیؓ کی سوانح مری۔ قیمت ۴۰

**فقراٹے اسلام** | اُن ہیشاں دین اور اُن ہیاں اسلام کے باوجود ذہب اسلام کے اصول اور اکان کو ساتھ لے کر کیا۔ اور علوم اسلامیہ سے حدیث فقہ نفسی و فیرہ کو مرتب و مکمل کیا۔ قیمت ۴۰

**حیات طیبیہ** | حضرت مولانا اسماعیل شہید و بلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مکمل کے کارنامے نیاں درج ہیں۔ قیمت ۴۰

**حیات سعدی** | شیع سعدی شیرازی علیہ رحمۃ کے حالات زندگی۔ قیمت ۸۰

**حیات حافظ** | خواجہ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی۔ قیمت ۸۰

**پارس صحیح بحد** | اس کتاب میں سخن اور سخن بوس کے مفصل اور مکمل حالات درج ہیں۔ شاخ ملک سخنگے حکیم اور حدد ذوار بده جبرا افیا

طريق پر۔ دہائیں کی آب دہوں اور پیداوار۔ اہل سخن کی عام حالت معاش۔ پاہ اس دفہ، دینی شفعت۔ نعلیس ہرجت۔ نظام مہروشی اور حریت۔ دفہ،

شیع محمد بن عبد الوہاب کی مکمل سوانح مری اور تمام سلاطین سخن بمع میہودہ سلطاناً عبد الغزیر ابن سعد ایڈہ انشہ بنصرہ کے حالات مع دیگر متعدد مباحث

لکھائی جھپائی بہت عدہ کاغذ نہایت امثلہ۔ قیمت حرف عذر سوانح مولانا روم ۱۰۰

**حربی بولیوال** | مصنفہ حافظ عبد الرحمن تاب امرتسری یار، اور اپنے اور کیاں رہتے تھے۔ اور ان کے اوقات کی طرح بسرو ہوتے تھے۔ قیمت ۱۰۰

**رحمۃ العالمین** | بنی کرم علی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پرہیز کتاب ستندادہ صحیح معاہد سے قاضی محمد سلیمان ماحب مکمل ہر دو حصہ سنود پوری مسے حدود درج کی ہے۔ اس کے متعلق

محمد بن مورظین حملہ اور علما دفہ، دفہ کا الفاق۔ جو کہ اس سے پہنچ کتاب سیرت نبوی پر کسی زبان میں شائع نہیں ہوتی۔ جامع طیبہ اسلامیہ دہلی اور جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن کے نواب میں داخل ہے۔ قیمت حصہ اول ۷۰ حکمة دوم للحضر

**صدیق اکبر** | زندگی کے مقدس حادثات و فیضات، قیمت ۱۰۰

**ذوالنورین** | جامع القرآن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میتی اسلامیہ

غایقہ سوم کی سوانح زندگی۔ قیمت ۱۰۰

**اسد اللہ** | یعنی اسد اللہ الغائب حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ عنہ زندگی خلیفہ چہارم کی مقدس سوانح مری۔ قیمت ۱۰۰

**سیف اللہ** | یعنی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ عذس پالہ اسلام کی سوانح عمری۔ قیمت ۱۰۰

**سیرۃ الشعماں** | امام ابو حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کی علمی۔ سخراجتی اور فقیہانہ زندگی۔ آپ کا اجتہاد دین و حافظہ دفہ، دفہ و کوہلا قیمت ۱۰۰

**سیرۃ امام ابن تیمیہ** | مصنفہ چودھری غلام رسول صاحبہ تہری۔ اسے اذیث اخبار زیندار لایہ دی۔ یہ کتاب سات باب پڑھنے لیں ہے۔ کاغذ دلاری پکتا۔ لکھائی جھپائی نہایت امثلہ۔ قیمت ۹۰

**حسر و حج اسلام** | اس کتاب کے تین حصے ہیں۔ پہلے اور دوسرے حصے میں محمد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعہ و فرزدات کو بڑی خوبی اور مفہوم حداقت سے دکھلایا ہے۔ اور حرف سوم میں محمد خلافت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات اور مجاہدات اور کرا اسلام کو نہایت

تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ یہ میت حصہ اول ۱۰۰ میت حصہ دوم ۱۰۰ میت حصہ سوم ۱۰۰

**اسوہ حسنة** | (مصنفہ امام ابن قیم) مترجمہ مولوی عبد الرزاق صاحب ملیحہ بالا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح مری پر نہایت مندرجہ کتاب قیمت بلا جلد ۱۰۰، مجلد جیہے

**اصحیح** | امام ابن تیمیہ کے اسی نام کے رسالہ کا ارد و تر جمہ از مولوی عبد الرزاق صاحب ملیحہ بالا اور کیاں رہتے تھے۔ اور ان کے اوقات کی طرح بسرو ہوتے تھے۔ کتنے تھے اور کیاں رہتے تھے۔ اور کیاں کہتے کہتے فاعلہ مند ہے۔ قیمت ۱۰۰

تم کتاب میں اس پر سے ملکائیں۔